ماہنامہ

احمدیہ گزٹ

کینیڈا

اکتوبر 2024ء

مصطفیٰؐ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اُس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے

حقیقی رنگ میں درود پڑھنے کی توفیق

سیدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی رنگ میں درود پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس درود کی وجہ سے ہم جہاں خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے ہوں وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ہمیشہ ترقی کرتے چلے جانے والے بھی ہوں اور آپ کی شریعت کے پھیلانے کے کام میں اپنی صلاحیتوں کو صَرف کرنے والے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق دنیا سے فتنہ و فساد کو ختم کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(خطبہ جمعہ 16/ جنوری 2015ء خطبات مسرور، جلد 13، صفحہ 50-51)

لَآ اِلٰــهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّــدٌ رَّسُــوْلُ اللّٰهِ

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

اکتوبر 2024ء : ربیع الاول، ربیع الثانی 1446ہجری قمری : اخاء 1403ہجری شمسی : جلد 53 : شمارہ 10

فہرست مضامین

★ قرآنِ مجید اور حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
★ ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
★ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے اہم نکات	4
★ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ انسانِ کامل تھے ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	10
★ تقریر: کیا زندگی کا ذوق اگر وہ نہیں ملا از مکرم مولانا عبدالرشید انورؔ صاحب	11
★ تقریر: دورِ حاضر میں دعا کی قوت کے نظارے از مکرم مولانا عبدالسمیع خاں صاحب	17
★ آنحضرت ﷺ کی عائلی زندگی از مکرم ابی نوم صاحب	21
★ ذہنی صحت (Mental Health) از مکرم ڈاکٹر عمران احمد خان صاحب	26
★ مسجد بیت الاسلام میں کینیڈا ڈے کی تقریبات از مکرم محمد اکرم یوسف صاحب	29
★ محترمہ امۃ الحفیظ حسین صاحبہ کا ذکرِ خیر از محترمہ امۃ الرفیق طاہرہ صاحبہ	32
★ بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	36
★ شعبہ تصاویر جماعت احمدیہ کینیڈا	

نگران

ملک لال خان

امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیرِ اعلیٰ

مولانا ہادی علی چوہدری

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ

فرحان احمد حمزہ قریشی

معاون مدیران

شفیق اللہ، منیب احمد، محمد موسیٰ

اور حافظ مجیب الرحمٰن احمد

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

غلام احمد عابدؔ اور دیگر معاونین

تزئین وزیبائش اور سرورق

شفیق اللہ، منیب احمد اور انوشہ منور

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

قرآن مجید

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ (سورۃ الاحزاب 57:33)

یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔

حدیث النبی ﷺ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ: أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلاَةً۔

(سنن الترمذی۔ کتاب الصلوٰۃ، ابواب الوتر باب ما جاء فی فضل الصلوٰۃ، حدیث نمبر 484)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں میں سے سب سے زیادہ میرے نزدیک وہ شخص ہو گا جو اُن میں سے مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہو گا۔

Designed by Freepik

درود شریف پڑھنے کا طریق

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

درود شریف ...اس غرض سے پڑھنا چاہئے کہ تا خداوند کریم اپنی کامل برکات اپنے نبی کریم پر نازل کرے اور اس کو تمام عالم کے لئے سرچشمہ برکتوں کا بناوے اور اس کی بزرگی اور اس کی شان و شوکت اِس عالَم اور اُس عالَم میں ظاہر کرے۔ یہ دعا حضورِ تام سے ہونی چاہئے۔ جیسے کوئی اپنی مصیبت کے وقت حضورِ تام سے دعا کرتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ تضرّع اور التجا کی جائے اور کچھ اپنا حصہ نہیں رکھنا چاہئے کہ اس سے مجھ کو یہ ثواب ہو گا یا یہ درجہ ملے گا۔ بلکہ خالص یہی مقصود چاہئے کہ برکات کاملہ الٰہیہ حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں اور اس کا جلال دنیا اور آخرت میں چمکے اور اسی مطلب پر انعقاد ہمّت چاہئے اور دن رات دوام توجہ چاہئے۔ یہاں تک کہ کوئی مراد اپنی دل میں اس سے زیادہ نہ ہو۔ پس جب اس طور پر یہ درود شریف پڑھا گیا تو وہ رسم اور عادت سے باہر ہے اور بلاشبہ اس کے عجیب انوار صادر ہوں گے۔“

(مکتوباتِ احمدؑ۔ جلد اوّل، صفحہ 522-523، مطبوعہ 2008ء، مکتوب بنام میر عباس علی شاہ صاحب، مکتوب نمبر 10)

Designed by Freepik

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد فرمودہ خطباتِ جمعہ اگست 2024ء کے اہم نکات

خطبہ جمعہ فرمودہ 2/اگست 2024ء کے اہم نکات

جلسہ سالانہ برطانیہ 2024ء کے حوالے سے نازل ہونے والے افضالِ الٰہیہ اور غیر از جماعت مہمانوں کے تأثرات کا تذکرہ

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

- الحمدللہ! گزشتہ ہفتے جلسہ سالانہ یوکے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے دکھاتا ہوا اختتام کو پہنچا۔ یہ تین دن بڑے برکتوں والے دن تھے، جنہوں نے اپنوں اور غیروں سب پر ایک مثبت اثر چھوڑا۔
- میں کارکنان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے جلسے کے انتظامات کرنے اور سمیٹنے میں اپنا کردار ادا کیا اور اب بھی کر رہے ہیں۔ یہ ایسی خوبی ہے جس کی غیر بھی تعریف کرتے ہیں اور یہ خاموش تبلیغ ہوتی ہے۔ ہر شعبہ بڑا فعال نظر آتا ہے اور شکریہ کا مستحق ہے۔
- اس سال ماریشس سے بھی پہلی دفعہ بڑی تعداد میں خدام اور کارکنان آئے اور بڑا اچھا کام کیا۔ کینیڈا سے خدام آئے ہیں جو وائنڈ اپ میں مدد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔
- پریس اور میڈیا کی کوریج بھی اس سال بہت ہوئی ہے۔ ٹریفک کا انتظام بہت اچھا تھا۔ ہمسائے بھی خوش رہے حالانکہ حاضری گزشتہ سال سے دو ہزار زیادہ تھی۔ اللہ تعالیٰ تاثرات بیان کرنے والوں کے دلوں کو بھی کھولے اور وہ پیغام احمدیت کے حقیقی معنے سمجھنے والے ہوں۔
- فرنچ گیانا سے اسماعیل صاحب کو جلسے کے دوران بیعت کی توفیق ملی، کہتے ہیں کہ میں نے اپنی زندگی میں ایسی تقریب جہاں دنیا کی تمام بڑی زبانیں اور نسلیں جمع ہوں کبھی نہیں دیکھی۔ اس جلسے میں شامل ہو کر خاکسار کا ایمان یقین میں تبدیل ہو گیا ہے کہ یہ سچی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت ہے۔
- جاپان سے آئے ہوئے بدھ مت کے چیف پریسٹ صاحب کہتے ہیں ہم نے جلسے کے تمام سیشنز میں شرکت کی۔ یہاں ہر ایک کے اخلاق اور رویے ایک جیسے نظر آئے۔ ہمارے لیے جلسے کا یہ نظارہ ناقابل فراموش ہے۔
- کوسووو کے ایک مہمان کہتے ہیں کہ پہلی بار جلسے میں شامل ہونے کا موقع ملا۔ ہر چیز منظم طریقے پر چل رہی تھی۔ خلیفۂ وقت کی تقریریں سُن کر اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا ہوتے دیکھتا ہوں۔ میں لوگوں کو توجہ دلاؤں گا کہ احمدیت کی حقیقی تعلیم کو پڑھیں۔
- چلی کی نیشنل حکومت میں ڈائریکٹر آف ورشپ کہتے ہیں، آپ کے خلیفہ سے ملاقات ہوئی، اپنے زیر اثر لوگوں کے سامنے اپنے ذاتی تجربات ظاہر کروں گا کہ احمدی نہ صرف مسلمان ہیں بلکہ بہترین اور مثالی مسلمان ہیں۔
- ہالینڈ سے ایک خاتون کہتی ہیں کہ اس جلسہ میں عجیب بھائی چارے کا ایک اظہار تھا۔ عالمی بیعت کی نشست زندگی بھر یاد رکھوں گی۔
- ارجنٹائن سے نیشنل سیکرٹری آف ورشپ کے نمائندہ مہمان بیان کرتے ہیں کہ کس عمدگی اور نظم وضبط سے آپ نے اس قدر بڑے مجمعے کا انتظام کیا جو ہمارے ملک میں ناممکن ہے۔ آپ لوگ معاشرے کے دباؤ اور مغربی دنیا کے اثر کے باوجود پختگی سے اپنے اصول پر قائم ہیں۔

- تائیوان سے ایک مہمان ڈاکٹر کہتی ہیں کہ میں نے اتنی بڑی کانفرنس کبھی نہیں دیکھی جس کا انتظام رضا کار انجام دے رہے ہیں۔ لجنہ سے خطاب کے دوران اندازہ ہو رہا تھا کہ احمدی بچیاں اور نوجوان نسل اپنے خلیفہ سے محبت کرتی ہیں۔
- تائیوان سے آئے ہوئے ایک اور مہمان ڈاکٹر فرینک صاحب ہیں کہتے ہیں کہ ہم اس عہد کے ساتھ واپس جا رہے ہیں کہ اپنے اہل وطن کو بتائیں گے کہ جماعت احمدیہ بہت پُر امن، منظم اور با اخلاق جماعت ہے۔
- کینیڈا سے ایک مہمان یاسین احمدی صاحب کہتے ہیں میں نے احمدیہ جلسہ سالانہ کو دین کی شکل میں حکمت اور عقل کا ایک پُرشکوہ مظاہرہ پایا۔ جلسہ سالانہ کی رُوح مسلمانوں کے درمیان برابری کے نشانات سے بھرپور تھی۔ احمدیوں کی شان، وقار، صبر، تحمل اور اسلامی تعلیمات کی معتدل تشریح صدیوں کی مذہبی خون ریزی اور تشدد کے بعد الٰہی ہدایات کے سائے میں ایک سکون اور پُر امن زندگی کی نوید تھی۔
- بیلیز سے آئے ہوئے مہمان کہتے ہیں کہ زندگی کا سب سے اہم ترین روحانی تجربہ تھا۔ میرا دل اور میری روح عالمی بیعت کی تقریب میں شامل ہونے کے بعد روحانیت سے بھر گئے ہیں اور میں ایک حقیقی احمدی بن گیا ہوں۔
- یوراگوئے سے آئی ہوئی ایک غیر از جماعت مہمان کہتی ہیں کہ جلسے میں شرکت نے میری روحانیت پر مثبت اثر ڈالا سب سے یادگار لمحات میں اتوار کو احمدی عہد کے دوران تھا یعنی بیعت جہاں سب نے مل کر دعا کی اور آنسو بہائے۔ ایسے مضبوط ایمان کا جذبہ میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔
- کوسٹاریکا سے آئی ہوئی ایک مہمان کہتی ہیں کہ جلسہ سالانہ میں شرکت کر کے مجھے حیرت بھی ہوئی اور خوشی بھی کہ جماعت احمدیہ میں عورت کو مرد کے برابر کام دیا جاتا ہے۔
- جلسے میں شرکت کر کے اپنے تجربے سے دیکھا اور تصدیق کی کہ جماعت جو غیروں کو بیان دیتی ہے خود اس پر عمل بھی کرتی ہے۔ جماعت کے عقائد اور عمل ایک ہی ہیں۔
- برونڈی سے آئے ہوئے سیکرٹری وزارت قومی یکجہتی سماجی امور و انسانی حقوق کہتے ہیں کہ تین دنوں میں جماعت احمدیہ نے جو بے لوث محبت کے ساتھ حفاظت اور بلا تفریق مذہب و ملت، رنگ و نسل مہمان نوازی کی اسے ہمیشہ یاد رکھوں گا۔ جلسے کی تقاریر اسلامی تعلیمات سے مالا مال ہیں اور احمدیہ کمیونٹی کے عقائد کے بارے میں بعض لوگوں کی غلط تشریحات پر روشنی ڈالتی ہیں یا ان کے جوابات فراہم کرتی ہیں۔
- آئس لینڈ کے ایک مہمان کہتے ہیں کہ جماعت کے حصول علم کو پھیلانے کی کاوشوں نے میرے اوپر بہت گہرا اثر چھوڑا ہے۔ جلسے میں اتنی بڑی تعداد کے باوجود پردے کا خیال رکھا جا رہا تھا یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔
- ارجنٹائن میں یوکے کی سفیر نے پہلی مرتبہ جلسہ میں شرکت کی۔ انہوں نے جلسے کے بعد سفارت خانہ میں لاطینی امریکہ سے جلسے میں شامل ہونے والوں کے لیے ایک باقاعدہ ریسپشن کا انتظام کیا اور کہا کہ آپ کا کوئی خفیہ ایجنڈا نہیں ہے بلکہ آپ کی تمام تعلیمات عیاں ہیں اور جو تعلیمات آپ غیروں کو پیش کرتے ہیں وہ آپ کے عقائد سے عین مطابقت رکھتے ہیں۔
- برازیل کے ایک اخبار کی ایڈیٹر کہتی ہیں کہ امام جماعت کی پرحکمت باتوں نے میرے دل کو چھوا اور میرے ذہن کو کھولا۔ جلسے کے دوران محبت اور عزت کو ہر لمحے محسوس کیا۔ رضا کاروں نے جس طرح دلجمعی سے کام کیا یقیناً دل پر اثر کرنے والا اور قابل تعریف ہے۔
- برازیل سے ایک صحافی کہتے ہیں، یہ غیر معمولی جلسہ تھا۔ میرے دل میں جماعت احمدیہ کے لیے عزت اور خیر خواہی کے جذبے میں مزید اضافہ ہوا ہے۔
- اٹلی سے آئے ہوئے ایک مہمان کہتے ہیں کہ پاکستان میں جماعت کو مشکلات اور مصائب کے باوجود نفرت نہ کرنے کے رویے نے مجھے متاثر کیا ہے جو آپ کے ایمان کی حقیقی گواہی پیش کرتا ہے۔
- جلسہ سالانہ کے نتیجے میں گنی بساؤ کے ایک گاؤں کے نمبردار کی پچاسی افراد کے ساتھ بیعت ہوئی۔
- تنزانیہ میں ایک گاؤں کے امام مسجد اور نائیجر میں ایک مدرسے کی معلمہ کی بیعت ہوئی۔
- کانگو برازاویل میں بارہ افراد نے بیعت کی۔
- دوران جلسہ یوکے سے تعلق رکھنے والے بائیس احباب کو بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ ان میں دو برٹش، دو نائیجیرین، گیارہ پاکستانی، ایک رومانی، پانچ عرب اور ایک بنگالی شامل ہیں جب کہ ایک ہزار غیر احمدی مہمان جلسہ میں شامل ہوئے۔
- اس سال پچاس ویب سائٹس پر جلسہ کی خبر پڑھنے والوں کی تعداد پندرہ ملین

ہے۔ پرنٹ کوریج مضامین کی تعداد چودہ ہے جن کے قارئین کی تعداد پانچ ملین ہے۔ ٹی وی اور ریڈیو کے ذریعے دیکھنے والوں کی تعداد دس ملین ہے۔ مختلف ریڈیو اسٹیشنز پر سننے والوں کی تعداد بھی دس ملین ہے۔ اندازاً چھبیس ملین سے زائد لوگوں نے جلسہ سالانہ کی خبر دیکھی، سُنی۔

- جہاں یہ جلسہ اپنوں کے لیے تربیت اور روحانیت میں ترقی کا باعث بنا ہے وہاں غیروں کو بھی اسلام کی تعلیم کے سمجھنے اور انہیں خدا تعالیٰ کے قریب لانے کا ذریعہ بنا ہے۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 9/ اگست 2024ء کے اہم نکات

جنگِ مریسیع کے حالات و واقعات کا بیان، نیز بنگلہ دیش، پاکستان کے احمدیوں اور فلسطینی مسلمانوں کے لیے دعاؤں کی تحریک

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

- جنگِ مریسیع کے حوالے سے قمرالانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا ہے کہ جنگ کے اختتام کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند دن تک مریسیع میں قیام فرمایا مگر اس دوران منافقین کی طرف سے ناگوار واقعہ پیش آیا، کہ حضرت عمرؓ کا ایک نوکر جہجاہ نامی مریسیع کے ایک چشمے پر پانی لینے گیا تو اتفاقاً اسی وقت سنان نامی شخص بھی پانی لینے پہنچا۔ یہ دونوں شخص آپس میں لڑ پڑے۔ سنان نے انصار کو اور جہجاہ نے مہاجرین کو اپنی مدد کے لیے بلایا۔ انصار و مہاجرین تلواریں لے کر چشمے کی جانب لپکے۔ بعض سمجھدار لوگوں نے صلح صفائی کروادی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جاہلیت کا مظاہرہ قرار دیا اور ناراضی کا اظہار فرمایا۔

- منافقین کے سردار عبداللہ بن ابی بن سُلول نے اس فتنے کو پھر جگانا چاہا اور کہہ دیا کہ جب ہم مدینے جائیں گے تو عزت والا شخص یا گروہ ذلیل شخص یا گروہ کو شہر سے باہر نکال دے گا۔ زید بن ارقمؓ نے اس بات کی اطلاع آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچائی۔ حضرت عمرؓ نے عبداللہ بن ابی کے قتل کی اجازت چاہی۔ مگر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نرمی کا ارشاد فرمایا اور اُسی وقت کُوچ کا حکم دیا۔

- جب عبداللہ بن ابی کے بیٹے کو علم ہوا تو انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے حکم دیں تو مَیں فی الفور عبداللہ بن ابی کا سر آپ کی خدمت میں پیش کر دوں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم ضرور اس کے ساتھ حسنِ سُلوک کریں گے۔ اس سفر کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی جس میں زید بن ارقمؓ کے بیان کی تصدیق ہو گئی۔

- حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ جب لشکرِ اسلامی مدینے کے قریب پہنچا تو عبداللہ بن ابی کے بیٹے نے آگے بڑھ کر اپنے باپ کا رستہ روک لیا اور کہا کہ مَیں تمہیں مدینے کے اندر داخل نہیں ہونے دوں گا تاوقتیکہ تم وہ الفاظ واپس نہ لو جو تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف استعمال کیے ہیں۔ عبداللہ بن ابی بن سُلول حیران اور خوف زدہ ہو گیا اور کہنے لگا، اے میرے بیٹے! مَیں تمہارے ساتھ اتفاق کرتا ہوں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) معزز ہیں اور مَیں ذلیل ہوں۔ نوجوان عبداللہ نے اس بات پر اپنے باپ کو چھوڑ دیا۔

- اس سفر کے دوران حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی بھی گُم گئی تھی۔ منافقین میں سے ایک شخص نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو غیب کی بڑی بڑی خبریں مل جاتی ہیں تو کیا اِس اونٹنی کا علم نہیں ہوسکتا۔ وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں پہنچا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس واقعے پر ایک شخص خوشیاں منا رہا ہے، غیب کا علم صرف خدا تعالیٰ کو ہے اور اس نے مجھے اس اونٹنی کے متعلق بتا دیا ہے وہ سامنے اس گھاٹی میں ہے۔ اس پر وہ منافق شخص حیران اور ششدر رہ گیا اور بہت نادم ہوا اس نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملے میں آج سارے شک دُور ہو گئے اور گویا مَیں آج ہی مسلمان ہوا ہوں۔

- حضورِ انور نے فرمایا کہ بنگلہ دیش میں حکومت کے خلاف فساد ہوا تھا، جماعت مخالف گروہ نے فائدہ اٹھا کر ہماری بعض مساجد میں توڑ پھوڑ کی گئی، اور انہیں جلایا گیا۔ جامعہ احمدیہ اور جماعتی عمارات کو نقصان پہنچایا گیا۔ وہاں توڑ پھوڑ کی گئی ہے اور سامان جلایا گیا ہے۔ کئی احمدی زخمی ہوئے ہیں ان کے گھروں

کو جلایا گیا ہے۔ احمدیوں کو دو دفعہ نقصان اٹھانا پڑا ہے لیکن اُن کے ایمان میں کوئی لغزش نہیں آئی۔ انہوں نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر ہم یہ سب برداشت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں کو اپنی امان میں رکھے۔ مخالفین کی پکڑ فرمائے۔

- حضورِ انور نے پاکستان کے احمدیوں کے لیے دعا کی تحریک فرمائی اور فرمایا کہ وہاں بھی پھر سخت حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ نیز فرمایا کہ فلسطین اور مسلمان دنیا کے لیے دعا کریں۔ یہ زمانے کے امام کو ماننے والے ہوں۔ یہی ان کی بقا اور نجات کا رستہ ہے۔

- حضورِ انور نے درج ذیل دو مرحومین ۱۔ مکرم ڈاکٹر ذکاء الرحمٰن صاحب شہید ابن چودھری عبد الرحمٰن صاحب لالہ موسیٰ ضلع گجرات ۲۔ محترمہ سعیدہ بشیر صاحبہ اہلیہ ملک بشیر احمد صاحب۔ کا ذکرِ خیر فرمایا اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا اور ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 16/ اگست 2024ء کے اہم نکات

غزوہ بنو مصطلق کے حوالے سے واقعہ افک کا تفصیلی بیان
نیز بنگلہ دیش اور پاکستان کے احمدیوں اور مسلم امّہ کے لیے دعاؤں کی تحریک

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گزشتہ کچھ خطبات سے غزوہ بنو مصطلق کا ذکر ہو رہا تھا۔

- بنو مصطلق سے واپسی پر جب آنحضرت ﷺ نقیع مقام سے گزرے جو بہت کشادگی، گھاس اور تالابوں والا تھا۔ آپؐ نے اس مقام کو جہاد والے اونٹوں، گھوڑوں، کمزور اور غریب لوگوں کے لئے چراگاہ بنانے کا حکم دیا۔ یہ چراگاہ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے دورِ خلافت تک برقرار رہی۔

- رسول اللہ ﷺ صحابہ کو چاک و چوبند اور تازہ دم رکھنے کا بڑا اہتمام فرمایا کرتے تھے اور وقتاً فوقتاً اُن میں کھیل کے ایسے مقابلے کرواتے رہتے جن میں شجاعت، جوانمردی، ایمانی اور جہادی تربیت کا پہلو غالب تھا۔

- اسی نقیع کے مقام پر آنحضرت ﷺ نے صحابہؓ کے درمیان گھوڑوں اور اونٹوں کی دوڑ کا مقابلہ بھی کروایا۔ آپؐ کی اونٹنی قصواء سب اونٹوں سے آگے نکل گئی اور آپؐ کا گھوڑا اظرب بھی سب گھوڑوں سے آگے نکل گیا۔ اسی جگہ آپؐ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی دوڑ کا مقابلہ کیا اور اس مقابلے میں آپؐ اُن سے آگے نکل گئے اور فرمایا کہ یہ اُس دفعہ کا بدلہ ہے جب تم مجھ سے آگے نکل گئی تھیں۔

- ہر کام میں آنحضرت ﷺ نے ہمارے سامنے اپنا اُسوہ قائم فرمایا ہے۔ یہ آج کل کے لوگوں کے لئے بھی نمونہ ہے۔ عورتوں کے ساتھ یہ حسن سلوک اسلام نے سکھایا جس کا نمونہ آنحضرت ﷺ نے قائم فرمایا۔

- غزوہ بنو مصطلق سے واپسی پر اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر جھوٹی تہمت کا واقعہ پیش آیا۔ صحیح بخاری کی روایت کے مطابق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ ایک غزوہ میں مَیں آنحضرت ﷺ کے ساتھ گئی۔ واپسی پر ایک رات آپؐ نے کُوچ کا حکم دیا۔ میں حوائج ضروریہ کے لیے باہر کی طرف چلی گئی اور جب میں واپس اپنی سواری کی طرف بڑھی تو اپنے سینے کو چھوا تو معلوم ہوا کہ میرا اظفار کے نگینوں کا ہار کہیں گر گیا ہے۔ میں اُس کی تلاش میں واپس لوٹی۔ جب میں واپس آئی تو سب جا چکے تھے۔ میں اُسی جگہ بیٹھ گئی۔ اس دوران میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گئی۔

- حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لشکر کے پیچھے گری پڑی چیزوں کو اکٹھا کرنے کی ڈیوٹی تھی۔ اُنہوں نے مجھے پہچان لیا۔ میں اُن کے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡهِ رٰجِعُوۡنَ۔ پڑھنے کی وجہ سے بیدار ہو گئی اور چادر سے اپنا چہرہ ڈھانک لیا اور اللہ کی قسم! ہم نے ایک بات بھی نہ کی۔ میں اُن کی اونٹنی پر

سوار ہو گئی اور ہم دوپہر کے وقت لشکر کے پاس پہنچ گئے۔

- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم مدینہ پہنچے تو میں بیمار ہو گئی اور مجھے اس بہتان کا کچھ نہیں پتا تھا۔ بیماری میں مجھے بے چین کرنے والی بات یہ تھی کہ میں رسول اللہ ﷺ سے وہ مہربانی نہیں دیکھ رہی تھی جو میں آپؐ سے دیکھا کرتی تھی۔
- میں ایک دن اُمِّ مسطح کے ساتھ باہر گئی تو مجھے بہتان لگانے والوں کا علم ہوا۔ میں نے اپنے ماں باپ کے پاس جانے کی اجازت چاہی۔ انحضرت ﷺ نے اجازت دے دی اور میں اپنے والدین کے گھر چلی گئی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میری آواز سُنی تو کہا کہ تم اپنے گھر لوٹ جاؤ تو میں لوٹ گئی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں ساری رات روتی رہی یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میرے آنسو تھمتے نہیں تھے اور نیند حرام ہو گئی۔ اسی حالت میں آنحضرت ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ تشہد پڑھا اور فرمایا کہ اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا! دیکھو تمہارے متعلق مجھے یہ بات پہنچی ہے سو اگر تم بے گناہ ہو تو مجھے امید ہے کہ خدا ضرور تمہاری بریت فرمائے گا۔
- پھر ابھی آنحضرت ﷺ اُٹھنے بھی نہ پائے تھے کہ آپؐ پر وحی کی حالت نازل ہو گئی اور آپؐ نے اس حالت کے بعد مسکراتے ہوئے فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا! خدا نے تمہاری بریت ظاہر فرما دی ہے۔
- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بوجہ غربت مسطح بن اثاثہ کی مدد کیا کرتے تھے انہوں نے قسم کھائی کہ آئندہ اس کی مدد نہیں کروں گا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ ایسا کرنا بالکل پسندیدہ نہیں ہے جس پر ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں چاہتا ہوں کہ اللہ میرے گناہوں کی پردہ پوشی کرے اور عہد کیا کہ آئندہ کبھی مسطح کا وظیفہ بند نہیں کروں گا۔
- حضور انور نے آخر میں بنگلہ دیش اور پاکستان کے احمدیوں نیز فلسطین کے مظلوموں اور مسلم امّہ کے لیے بھی دعا کی تحریک فرمائی۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 30/ اگست 2024ء کے اہم نکات

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے واقعہ افک کا بیان

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

خطبات میں سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے واقعہ افک کا بھی ذکر ہو رہا تھا۔

- خدا تعالیٰ نے اپنے اخلاق میں داخل کر رکھا ہے کہ وہ وعید کی پیشگوئی کو توبہ و استغفار، دعا اور صدقے سے ٹال دیتا ہے۔ انسان کو بھی اس نے یہی اخلاق سکھائے ہیں۔
- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نسبت منافقین نے محض خباثت سے خلاف واقعہ جو تہمت لگائی تھی اس تذکرے میں بعض سادہ لوح صحابہ بھی شریک ہو گئے تھے۔
- ایک صحابی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر سے دو وقت کی روٹی کھاتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قسم کھائی کہ اس کو کبھی روٹی نہ دوں گا۔ اس پر آیت نازل ہوئی تھی:

وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ۗ أَلَا تُحِبُّوْنَ أَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (سورۃ النور 23:24)

- تب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اس عہد کو توڑ دیا اور بدستور روٹی لگا دی۔
- قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ اس سے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی خانگی زندگی پر ایک ایسی بصیرت افزا روشنی پڑتی ہے۔

- یہ کس قدر خطرناک فتنہ تھا جس میں صرف ایک پاک دامن اور نہایت درجہ متقی عورت کی عصمت پر ہی حملہ کرنا مقصود نہ تھا بلکہ مقدس بانی اسلامؐ کی عزت کو برباد کرنا اور اسلامی سوسائٹی پر ایک خطرناک زلزلہ وارد کرنا تھا۔
- بعض سادہ لوح لوگ مگر سچے مسلمان بھی ٹھوکر کھا گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ کمال اخلاق ہے کہ انہوں نے ان سب کو معاف کر دیا۔
- حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس کا سبب یہ تھا کہ وہ دیکھ رہے تھے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد خلیفہ ہونے کا اہل ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی ہے۔ پس انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر الزام لگا دیا تا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ سے گر جائیں۔
- عبداللہ بن اُبی بن سلول نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسلمانوں کی نظر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف اُٹھتی ہے تو اسے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پیچھے رہ جانے کے واقعہ سے موقع مل گیا اور اس نے آپؓ پر ایک نہایت گندا الزام لگا دیا۔
- حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ سورہ نُور میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر لگنے والے الزام کے ذکر کے معاًبعد خلافت کا ذکر کیا اور فرمایا کہ خلافت کا قیام اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔
- حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی بھی یہی حالت ہوتی ہے جب خدا تعالیٰ کسی عمل پر اطلاع دیتا ہے تو وہ اس سے ہٹ جاتے ہیں یا اختیار کرتے ہیں۔ دیکھو افک عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوّل کوئی اطلاع نہیں۔ آنحضرت ﷺ کو کس قدر اضطراب تھا مگر یہ راز ایک وقت تک آپؐ پر نہ کھلا جب خدا تعالیٰ نے اپنی وحی سے تبریہ کیا۔ انبیاء علیہم السلام نے کبھی دعویٰ نہیں کیا کہ وہ عالم الغیب ہیں۔ عالم الغیب ہونا خدا کی شان ہے۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سرداران اوس اور خزرج کے درمیان صلح کروانے کا ذکر بھی ملتا ہے۔ آپ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور چند صحابہؓ کے ساتھ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور وہاں کھانا کھایا۔ پھر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور چند صحابہؓ کو ساتھ لے کر حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر گئے اور وہاں کھانا کھایا تا کہ رنجشیں ختم ہوں۔
- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر الزام لگانے والوں کی مختلف تعداد تین، دس، پندرہ اور چالیس بھی بیان ہوئی ہے۔ ان کی سزا کے بارہ میں بھی اختلاف ہے۔
- حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ تین اشخاص حسان بن ثابتؓ، مسطح اور ایک عورت کو کوڑے لگے تھے۔
- عبداللہ بن اُبی کو کوڑوں کی سزا بھی دی گئی اور عذاب بھی مل گیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو گیا۔
- حضور انور نے فرمایا کہ جلسہ سالانہ جرمنی میں جو لوگ پہلی مرتبہ آئے تھے انہوں نے بڑے مثبت تاثرات اور بڑی خوشی کا اظہار کیا ہے۔ میڈیا اور خبروں کے ذریعہ سے کئی ملین لوگوں تک احمدیت اور اسلام کا پیغام بھی پہنچا ہے۔
- حضور انور نے امام مکرم محمد بیلو صاحب آف سوڈان کی وفات پر ان کی خدمات کا تذکرہ کیا، ان کا نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان کیا۔ سوڈانی احمدیوں کے لیے دعا کی تحریک فرمائی۔

(بشکریہ مکرم مولانا خلیل احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ ریجائنا)

آپؐ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے

اللہ جلّ شانہٗ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحبِ خاتَم بنایا۔ یعنی آپؐ کو افاضہ کمال کے لیے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہر گز نہیں دی گئی اسی وجہ سے آپؐ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپؐ کی پیروی کمالاتِ نبوت بخشتی ہے اور آپؐ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22، صفحہ 100، حاشیہ)

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ انسانِ کامل تھے

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پُرزور دریا سے کمالِ تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسانِ کامل کہلایا ... وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اُس کے آنے سے زندہ ہو گیا وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفےٰ ﷺ ہیں۔ اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تُو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ (اتمام الحجۃ۔ روحانی خزائن جلد 8، صفحہ 308)

وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو۔ وہ ملایک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا۔ یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سیّد و مولیٰ سید الانبیاء سیّد الاحیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5، صفحہ 160-161)

ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لُب لباب یہ ہے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گذران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیّین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمالِ دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے.... (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3، صفحہ 169-170)

کیا زندگی کا ذوق اگر وہ نہیں ملا

مکرم مولانا عبدالرشید انور صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کے چھیالیسویں جلسہ سالانہ کے موقع پر بروز ہفتہ مؤرخہ 6/ جولائی 2024ء کے دوسرے اجلاس کی صدارت مکرم مولانا عبدالرشید انور صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی ۔ حدیقہ احمد، انٹاریو میں اس اجلاس کی دوسری اور آخری تقریر مکرم مولانا صاحب موصوف نے ”کیا زندگی کا ذوق اگر وہ نہیں ملا“ کے موضوع پر کی۔ آپ نے آنحضرت ﷺ، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، آپ کے خلفائے کرام، صحابہ کرامؓ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی محبتِ الٰہی اور ذوقِ عبادت کے نہایت ایمان افروز واقعات بیان فرمائے ۔ افادۂ عام کے لئے یہ تقریر ہدیۂ قارئین کی جاتی ہے۔

(ادارہ)

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کے بعد آپ نے درج ذیل آیت کریمہ کی تلاوت کی اور ان کا ترجمہ بیان فرمایا:

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝
ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً
مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۝
وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۝

(سورۃ الفجر 89:28-31)

کیا زندگی کا ذوق اگر وہ نہیں ملا
لعنت ہے ایسے جینے پہ گر اُس سے ہیں جدا

اس شعر سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنے خالق ایزدی کو پالینے کے لئے ماہی بے آب کی تڑپ کا اندازہ ہوتا ہے۔

آپؑ نے اس شعر میں انتہائی خوبصورت، منفرد اور مختصر الفاظ میں انسانی زندگی کا فلسفہ بیان فرمادیا اور اُس لطیف نقطہ کی نشاندہی کردی جس کے گرد ہر نبی کی زندگی کا ایک ایک لمحہ طواف کرتا نظر آتا ہے۔ یعنی جب خدا انسان سے یہ کہہ دے

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝
ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً
مَّرْضِيَّةً ۝ (سورۃ الفجر 89:28-29)

کہ اے میرے بندے آج تو میرا اور میں تیرا ہوا۔ آج تو مجھ سے راضی اور میں تجھ سے راضی ہوا۔

یہی وہ لمحہ ہے جب انسان لطف کے معراج تک پہنچ جاتا ہے اور اسی نقطہ کا نام درحقیقت زندگی کا حقیقی ذوق ہے۔ یہی وہ لمحہ ہے جو انسان کے لئے لیلۃ القدر بن جاتا ہے۔ یہی وہ نقطۂ عروج ہے جس کا ذکر اس آیت کریمہ میں ہے۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ
وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ۝ (سورۃ الانعام 6:163)

اے میرے بندے کہہ دے کہ میری ہر عبادت اور ہر قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ رب العالمین کے لئے ہی تو ہے۔

رسول اللہ ﷺ، اُن کے صحابہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اُن کے صحابہؓ نے کس کس انداز میں حقیقی ذوق زندگی کے مزے لوٹے یہی درحقیقت میری تقریر کا عنوان ہے۔ کہ

”کیا زندگی کا ذوق اگر وہ نہیں ملا“

یہی ہے وہ زندگی کا ذوق جس کے لئے تمام انبیاء کے دلوں میں خدا کو پالینے کا شوق ہر وقت چھلک چھلک جاتا ہے۔ اُن کا مقصدِ حیات ہی یہ ہوتا ہے کہ اُن کا ہر اُمتی اپنے دل میں اپنے خدا کو پالینے کی ایک جوت جگالے۔

اور یہی درحقیقت ہر نبی کی صداقت کا ثبوت بھی ہوتا ہے۔ انبیاء اس مقصد کے حصول کے لئے اپنی کمریں کس لیتے ہیں کہ نہ صرف خود خدا کو پالینے کے لئے اپنا آرام اپنا سکون اپنی نیند اور تن من دھن قربان کردیں گے بلکہ اپنی اُمت کے ہر فرد کے لئے خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک زندہ تعلق پیدا کرنے کی غرض سے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کریں گے، اپنی سجدہ گاہ کو تر کرتے ہی رہیں گے۔ اُنہیں پختہ یقین ہوتا ہے کہ جو بھی اس آب حیات کا ایک بار مزہ چکھ لے گا وہ ضرور پکار اُٹھے گا:

”کیا زندگی کا ذوق اگر وہ نہیں ملا“

خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق جوڑے بغیر ہماری زندگی کا مزہ پھیکا ہوگا۔ لیکن مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زندگی کا حقیقی لطف اس لئے پالیا کیونکہ آپؑ نے وہ مقام پالیا جس کا ذکر آپؑ اپنے درج ذیل شعر میں کرتے ہیں:

سر سے میرے پاؤں تک وہ یار مجھ میں ہے نہاں
اے مرے بدخواہ کرنا ہوش کرکے مجھ پہ وار

پھر اسی کیفیت کا ایک اور جگہ پر یوں ذکر فرماتے ہیں:

ابتدا سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے
گود میں تیری رہا میں مثلِ طفلِ شیر خوار

سامعین کرام! آدم اور اُن کی بیوی خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتوں سے خوب خوب لطف اندوز ہو رہے تھے۔ لیکن جونہی خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا احساس ہوا تو وہی جنت اور اس کی نعماء کاٹنے کو دوڑنے لگیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نمرود کی جلائی ہوئی آگ میں بھی خدا کی خوشنودی نظر آئی تو بلا تردد اُس میں کود گئے اور وہی آگ اُن کے لئے بہشت بریں اور سلامتی کا باعث ہوگئی۔ اس لئے خدا کی محبت کے طلبگاروں کو اگر جنت ملے لیکن خدا اُن پر اپنی نظرِ رحمت نہ ڈالے تو وہ ایسی آگ کو ترجیح دیں گے جہاں اُنہیں اُن کے رب کا جلوۂ خوشنودی نصیب ہو۔

اسی کیفیت کا ذکر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”اگر امتحان کیا جاوے تو کوئی چیز اس کو خدا تعالیٰ سے روک نہیں سکتی، نہ دولت، نہ مال، نہ زن، نہ فرزند، نہ آبرو بلکہ وہ درحقیقت اپنی ہستی کا نقش مٹا دیتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی ایسی محبت اُس پر غالب آجاتی ہے کہ اگر اس کو ٹکڑے ٹکڑے کیا جاوے یا اس کی اولاد کو ذبح کیا جاوے یا اس کو آگ میں ڈالا جاوے اور ہر ایک تلخی اس پر وارد کی جائے تب بھی وہ اپنے خدا کو نہیں چھوڑتا اور مصیبت کے کسی حملہ سے وہ اپنے خدا سے الگ نہیں ہوتا اور صادق اور وفادار ہوتا ہے اور تمام دنیا اور دنیا کے بادشاہوں کو ایک مردہ کیڑے کی طرح سمجھتا ہے اور اگر اُس کو یہ بھی سُنایا جائے کہ تو جہنم میں داخل ہوگا تب بھی وہ اپنے محبوب حقیقی کا دامن نہیں چھوڑتا کیونکہ محبتِ الٰہی اس کا بہشت ہو جاتا ہے“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 494)

حضرت ہاجرہ علیہا السلام کو حضرت ابراہیم علیہ السلام لق و دق بیاباں میں چھوڑ کر جانے لگے۔ حضرت ہاجرہؑ کو فکر ہوئی اس صحرا میں زندگی کی سانسیں قائم رکھنے کے لئے کیا کریں گی، لیکن خدا کی بندی کو جو لقاء الٰہی کے مزے لوٹ چکی تھی جب پتہ چلا کہ خدا چاہتا ہے کہ وہ اس مقام پر اپنے بچے کے ساتھ زندگی گزاریں تو بلا توقف کہا۔ اے بندۂ حنیف! آپ بھی خدا کی محبت و رضا کے سمندر میں جہاں خدا چاہتا ہے غوطے لگائیں، ہمیں بھی خدا کبھی ضائع نہیں کرے گا۔

سامعین کرام! حضرت نوح علیہ السلام کو اس ذوق نے ہی ساری قوم کی مخالفت سے بے نیاز کر دیا، حضرت یوسف علیہ السلام نے جیل کی صعوبتوں کو برداشت کرنے کو ترجیح دی لیکن وہ عمل جو خدا کو پسند نہ تھا، اس کی طرف ایک قدم بھی اُٹھانا پسند نہ کیا۔ حضرت یونس علیہ السلام کو خدا کی ناراضگی کا احساس ہوا تو چین کا ایک سانس بھی نہ لے سکے اور خود کو خوب خوب ملامت کرنے لگے۔ اور انتہائی اضطراب سے دعاؤں میں وقت گزارنے لگے کیونکہ وہ اچھی طرح سے باخبر تھے کہ:

” کیا زندگی کا ذوق اگر وہ نہیں ملا“

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مقدس وادی طُویٰ کی سیر کرانے والا بھی یہی ذوق تھا۔ جس کے بارہ میں قرآن کریم میں مذکور ہے۔

اِنِّیۡۤ اَنَا رَبُّکَ فَاخۡلَعۡ نَعۡلَیۡکَ ۚ اِنَّکَ بِالۡوَادِ الۡمُقَدَّسِ طُوًی ۝

(سورۃ طٰہٰ 13:20)

اے موسیٰ میں تیرا رب ہوں! تُو میری مقدس وادی میں قدم رکھنے جا رہا ہے، اپنے جوتے اُتار دے۔ تیری رُوح کا رُواں رُواں تیرے رب کی ملاقات کے لطف سے جھوم اُٹھنے والا ہے۔ اپنی بساط کے مطابق تُو اپنے خدا کو دیکھے گا، اس لئے اس مقدس وادی سے اس نظارے کے لُطف کی مَشکیں بھر لے اور زندگی کا زادِ راہ بنا لے۔

موسیٰ کے مقابل جادوگروں کو بھی ایک طرح کا لُطف نصیب ہوا، جب فرعون نے قہر آمیز آواز میں کہا میرے اذن کے بغیر ہی موسیٰ کے رب پر تمہیں کیسے ایمان لانے کی جرأت ہوئی؟ مخالف سمتوں سے تمہارے ہاتھ پاؤں کٹوا کر تمہیں صلیب پر مروادوں گا! جادوگروں نے جواب دیا ہم تو ذوقِ ایمان پا چکے۔ اب ہاتھ پاؤں کاٹو یا صلیب پر لٹکاؤ، ہم اس ذوقِ ایمان کو ہرگز ہاتھ سے جانے نہیں دیں گے۔

سامعین کرام! یہی وہ لطف تھا جس کے حصول کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام گویا یہ کہتے نظر آئے کہ اے خدا اگر تُو مجھے نہ چھوڑے تو مجھے صلیب کی کوئی پرواہ نہیں! خدایا! اگر تُو میرے ساتھ ہو تو یہ صلیب ہرگز میرے لئے لعنت نہیں ہوسکتی۔ لیکن اے میرے مالک! اگر تُو نے مجھے چھوڑ دیا تو میرا جینا بھی میرے لئے لعنت اور میرا مرنا بھی لعنت ہوگا۔

اس میدانِ ذوق میں میرے پیارے آقا رسول اللہ ﷺ تو ایک الگ ہی شان میں نظر آتے ہیں، شب و روز آپ ﷺ کو عشق میں گم دیکھنے والے مخالف بھی پکار اٹھے۔

عَشِقَ مُحَمَّدٌ رَبَّہٗ

محمد ﷺ تو اپنے رب کے عشق میں مبتلا ہو چکا ہے۔

رسول اللہ ﷺ ذوقِ ایمان کی کن بلندیوں کو سر کر چکے تھے اُن کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

سرورِ خاصانِ حق، شاہِ گروہ عاشقاں
آنکہ روحش کرد طے، ہر منزلِ وصلِ نگار

رسول مقبول ﷺ تو حق کے سرداروں کے سردار اور عاشقوں کی جماعت کے بادشاہ ہیں، اُن کی روح، وصالِ محبوب کی تمام منازل سر کر چکی ہے۔

سامعین کرام! رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جیسی جاں نثار بیوی تھی، بچوں جیسی نعمت اور جنت، جیسا گھر بھی تھا مگر آپ ﷺ کی اعلیٰ لذات دنیا یا دنیاوی تعلقات میں نہیں تھیں بلکہ اپنے خدا کے ساتھ ایک ہو جانے میں تھیں۔ وہی آپؐ کا بہشت اور وہی آپؐ کا سکون تھا۔ اور یہی ہیں وہ اعلیٰ لذات جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کشتی نوح کے ان انتہائی دلربا الفاظ میں فرماتے ہیں:

”ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے، ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ مَیں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے مَیں بازاروں میں مُنادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں“۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 21-22)

سامعین کرام! آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ:

”اللہ نے ہر نبی کی ایک خواہش رکھی ہوتی ہے اور میری دلی خواہش رات کی عبادت ہے۔“

(المعجم الکبیر للطبرانی۔ باب سعید بن جبیر عن ابن عباسؓ)

دلچسپ نقطہ یہ کہ مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بچپن سے ہی اپنے آقا رسول اللہ ﷺ سے یہ راز سیکھا۔ چنانچہ سِن معصومیت میں ایک کم سن لڑکی سے کہا ”نامرادے دعا کر کہ خدا، میرے نماز نصیب کرے“

(سیرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، حصہ سوم از حضرت یعقوب علی عرفانیؓ، صفحہ 387)

اور اس دلی تمنا نے عمر کے ساتھ ایک پختہ عمل میں ڈھلتے ڈھلتے آپؑ کو سلوک کے انتہائی اعلیٰ مقام یعنی مقام نبوت سے نواز ڈالا۔ اپنی اس عملی کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

المسجد مَکَانِی وَالصالحُونَ اِخوَانِی
وَ ذِکرُ اللّٰہِ مَالی وَ خَلقُ اللّٰہِ عَیَالی

مسجد میرا مکان، صالحین میرے بھائی، یاد الٰہی میری دولت، مخلوقِ خدا میرا اعیال اور خاندان ہے۔

خدا تعالیٰ کے ساتھ یہ ذوق عبادت و ملاقات رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے لحہ لحہ میں نظر آتا ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا فرماتی ہیں:

ایک رات آنحضور ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ بستر میں لیٹے، فرمایا اے عائشہ! کیا آج کی رات مجھے میرے رب کی عبادت کی اجازت دو گی؟ عرض کیا خدا کی قسم! آپؐ کے قُرب سے زیادہ مجھے کچھ عزیز نہیں، آپؐ کی خواہش کا احترام بھی ہے۔ آپؐ ضرور عبادت کرلیں۔ آپؐ اُٹھے، وضو کیا اور نماز میں اس قدر روئے کہ آنسوؤں کی مالا آپؐ کے سینہ پر ٹوٹنے لگی۔ پھر دائیں طرف ٹیک لگا کر بیٹھے، آپؐ کا دایاں ہاتھ آپؐ کے رخسار پر تھا۔ پھر آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی۔ آنسو زمین پر ٹپکنے لگے آذانِ فجر تک یہ سلسلہ جاری تھا کہ بلالؓ آئے، عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کے گزشتہ اور آئندہ سارے گناہ بخش چکا، پھر اس قدر گریہ وزاری کیوں؟۔ فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

(تفسیر روح البیان زیر تفسیر سورہ آل عمران آیت 191-192)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایک اور روایت ہے کہ ایک رات میری باری تھی رسول اللہ ﷺ مجھے سوتا چھوڑ کر باہر تشریف لے گئے۔ کیا دیکھتی ہوں کہ ایک کپڑے کی طرح زمین پر پڑے کہہ رہے ہیں۔

سَجَدَ لَکَ سَوَادِیْ وَ خَیَا لِیْ
وَاٰمَنَ لَکَ فُؤَادِیْ۔ رَبِّ ھٰذِہٖ یَدَایَ
وَ مَا جَنَیْتُ بِھا عَلٰی نَفْسِیْ۔ یَا
عَظِیْمًا یُرْجٰی لِکُلِّ عَظِیْمٍ اِغْفِرِالذَّنْبَ
الْعَظِیْم

(مجمع الزوائد للھیثمی۔ کتاب الصلوٰۃ، باب مایقول فی رکوعه وسجوده)

کہ اے اللہ! میرے جسم و جان تیرے لئے سجدے میں ہیں، میرا دل تجھ پر ایمان لاتا ہے۔ اے میرے رب! یہ میرے دونوں ہاتھ تیرے سامنے پھیلے ہیں اور جو کچھ میں نے ان ہاتھوں کے ساتھ اپنی جان پر ظلم کیا، وہ بھی تیرے سامنے ہے۔ اے عظیم! جس سے ہر عظیم بات کی امید کی جاتی ہے، میرے عظیم! گناہوں کو تُو بخش دے۔

پھر فرمایا کہ عائشہ! مجھے یہ الفاظ پڑھنے کے لئے جبریل نے کہا ہے۔ تم بھی اپنے سجدوں میں یہ پڑھا کرو۔ جو یہ کلمات پڑھے سجدے سے سر اُٹھانے سے پہلے بخشا جاتا ہے۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک عظیم نسخہ بتایا کہ زندگی کا ذوق چاہتے ہو تو یہ دعا کیا کرو۔ اس پیاری دعا کا ایک

ایک لفظ ذوقِ عبادت و ملاقات الٰہی کے لئے تڑپ کو ہی تو ظاہر کرتا ہے۔

وعن أبي الدرداء، قال: قال رسول الله ﷺ: كان من دعاء داود صلّى الله عليه وسلّم: "اللّهمّ إنّي أسألك حبّك، وحبّ من يحبّك، والعمل الذي يبلّغني حبّك، اللّهمّ اجعل حبّك أحبّ إليّ من نفسي، وأهلي، ومن الماء البارد رواه۔

(جامع الترمذی۔کتاب الدعوات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: 3490)

"اے اللہ! مَیں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں پھر اُس کی محبت جو تجھ سے محبت کرے۔ خدایا! ایسے عمل کی توفیق عطا فرما جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے اللہ! میرے دل میں اپنی محبت یُوں ڈال دے، کہ تیری محبت میرے لئے میری ذات، میرے مال، میرے اہل اور ٹھنڈے پانی سے بھی پیاری ہو جائے۔"

یہ ذوقِ الٰہی کی دُھن ہی تو تھی جو ہمارے پیارے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ کو انسانی نظروں اور رونقوں سے دور، شہر سے باہر ایک تنگ و تاریک غار میں لے جاتی۔ جہاں کئی کئی دن آپ تنِ تنہا قیام فرماتے ہر وقت یادِ الٰہی میں محو رہتے۔ نہ تاریکی سے وحشت ہوتی نہ تنہائی سے اُداسی، نہ بچھوؤں کا خوف ہوتا اور نہ سانپوں کا ڈر۔ ایسی جگہ، آج بھی تنہا انسان کو اندھیری راتوں اور ہُو کی تنہائی میں قیام کے لئے حوصلہ چاہئے۔ اسی ذوق نے ہی تو ایسی جرأت اور یقین بخشا کہ آپ ظالم قوم کے سامنے سینہ سپر ہو گئے اور بانگ دُہل فرمایا کہ ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے پر چاند رکھ دو تب بھی میں خدا کا پیغام پھیلانے سے باز نہیں آسکتا۔ دولت کی جھنکار اور خوبصورت ترین دوشیزائیوں کی میری نگاہ میں کیا حقیقت؟ گویا آپ تو اس یقین کامل پر قائم تھے کہ:

"کیا زندگی کا ذوق اگر وہ نہیں ملا"۔

خدا سے ملنے کی تڑپ کا اندازہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے آخری لمحات سے بھی ہوتا ہے، وفات کے قریب ایام میں ایک دفعہ آپ نے فرمایا:

"اللہ نے ایک بندے کو اختیار دیا کہ چاہے تو وہ اس دنیا میں رہے اور چاہے تو وہ اُس کے پاس چلا آئے اور بندے نے اپنے مولیٰ کے پاس جانا ہی پسند کیا۔"

پھر دنیا سے رخصت کا وقت آیا تو اللّٰھُمَّ بِالرَّفِیْقِ الاَعلیٰ، اللّٰھُمَّ بِالرَّفِیْقِ الاَعلیٰ کے الفاظ فرطِ شوق سے دہراتے ہوئے جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے نکلنے والے آخری الفاظ میں بھی خدا سے ملنے کی کچھ ایسی ہی تڑپ تھی، اللہ، میرے پیارے اللہ۔ اللہ، میرے پیارے اللہ۔ کہتے کہتے خالق حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔

رسول اللہ ﷺ نہ صرف خود ذوقِ الٰہی کے بحرِ بےکراں میں غوطہ زن ہوئے بلکہ اپنے لاکھوں اصحاب کو بھی اس آبشارِ لقاء میں نہلا ڈالا۔

قرآن میں خود خدا تعالیٰ نے گواہی دی کہ "لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ کہ تُو اس بحرِ ذوق سے خلائق عالم کو نصیبہ مند کرنے کے لئے ایسے تڑپتا ہے کہ اپنے اوپر ہزار موتیں وارد کرنے کے لئے تیار بیٹھا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے جو عظیم الشان روحِ ذوقِ لقاء، صحابہ میں پھونکی اس کا ذکر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یوں بیان فرماتے ہیں:

تَرَكُوا الْغَبُوْقَ وَ بَدَّلُوْا مِنْ ذَوْقِهٖ
ذَوْقَ الدُّعَاءِ بِلَيْلَةِ الْاَحْزَانِ

خدا کو پالینے کا صحابہ رضوان اللہ علیہم کا ذوق تو کچھ الگ ہی تھا۔ اس لئے اُنہوں نے شام کی شراب چھوڑ دی اور لذت شراب کو غم کی راتوں میں دعا کی لذت سے بدل ڈالا اور زندگی کا حقیقی ذوق پا لیا۔

خدا تعالیٰ کو پالینے کا جوش اور ذوق ہی تھا جس کے باعث حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب اُمیہ بن خلف رات کے وقت زنجیروں میں باندھتا، کوڑے لگاتا اور دن کو، دوپہر کی چلچلاتی دھوپ میں تپتی ہوئی ریت پر لٹا کر سینے پر بھاری بھرکم پتھر رکھ دیتا، پتھریلی زمین پر گھسیٹ کر مزید زخمی کر کے خیال کرتا کہ طاقتِ برداشت نہ رہے گی تو بلالؓ یا تو زندگی کی بازی ہار جائے گا یا اسلام سے توبہ کر لے گا۔ لیکن ذوقِ الٰہی میں سرشار بلالؓ کے ہونٹ احد احد کی صدا دیتے ہوئے گویا گُنگنا دیتے:

"کیا زندگی کا ذوق اگر وہ نہیں ملا"۔

حضرت خُبَیب بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وقتِ شہادت یہ اشعار اسی ذوقِ لقاء کی عکاسی ہی تو کرتے ہیں:

وَلَسْتُ اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلٰی اَیِّ شِقٍّ کَانَ لِلّٰہِ مَصْرَعِیْ

گر مجھے ذوقِ لقاءِ الٰہی نصیب ہو جائے، یعنی میری آخری سانس اسلام پر نکلے تو مجھے کیا پرواہ کہ میں قتل ہونے کے بعد، دائیں گروں یا بائیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کیفیت ذوق کا تذکرہ بارہا اپنی نظم و نثر میں فرمایا۔ مثلاً فرماتے ہیں۔

تیرے ملنے کے لئے ہم مل گئے ہیں خاک میں
تا مگر دَرماں ہو کچھ اس ہجر کے آزار کا

آپؑ کی تحریرات میں امیر خسرو دہلوی کے اس شعر کا متعدد جگہ بیان بھی آپؑ کے ذوقِ وصالِ الٰہی کی کیفیت کا ہی آئینہ دار ہے:

من تُوشدم تومن شدی من تن شدم تُوجاں شُدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

اے میرے رب کریم! کاش میں تجھ میں اور تو مجھ میں سما جائے۔ میں جسم اور تُو میرا جان بن جائے۔ تا کوئی نہ کہہ سکے کہ میں اور ہوں اور تو کوئی اور۔

یہی تڑپ ہمیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان اشعار میں نظر آتی ہے۔

مٹ جاؤں میں تو اس کی پروا نہیں ہے کچھ بھی
میری فنا سے حاصل گر دین کو بقا ہو
محمودؔ عمر میری کٹ جائے کاش یونہی
ہو روح میری سجدہ میں اور سامنے خدا ہو

پھر محمد ﷺ کے غلام مسیح الزمان نے بھی اپنے آقا کی مانند اپنے ہزاروں اصحاب کو ذوق ایمان سے سرشار کردیا۔ اسی ذوق کے لئے خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ مہدی کی چوکھٹ پر دُھونی رَما کر بیٹھ گئے، پسر موعود کا ذوق لقاء باری اپنی مثال آپؓ تھا، پھر اُس کا پسر پھر ایک اور پسر پھر ذوق الٰہی میں مخمور مسرور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمارا پیارا خلیفہ، پھر راجیکیؓ کا باسی غلام پھر غلام ہی غلام ایک لمبی فہرست جاری و ساری ہے۔ کابل سے ایک پیاسا غلام قادیان پہنچا اور ایک لطیف ذوق پا گیا۔ اُس کوہِ وقار نے ظالمانہ سنگباری کو برداشت کیا لیکن ذوقِ باری کو نہ چھوڑا۔ ہاں یہی تھا وہ ذوق جس کے لئے کوئی مصر و شام کا سفر کر کے پہنچا، کوئی آسٹریلیا سے آیا تو کوئی اس ذوق سے سرشار ہوکر اپنے عزیز ترین رشتوں کی پرواہ کئے بغیر افریقہ میں وحشی جانوروں کے پڑوس میں اپنے مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام پہنچانے جا بیٹھا۔ پھر کوئی یورپ کے گدلے چشموں پر منہ رکھے ہوئے سفید پرندوں کے لئے مسیح محمدی کے آب حیات اور آب زُلال کی نوید دے گیا۔ کوئی امریکہ کے زندان خانوں میں سجدہ ہائے ذوق میں نظر آیا تو کسی نے روس میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر کے قید خانہ کو بُقعہ نُور بنا ڈالا۔ سامعین کرام! یہی تو وہ ذوق تھا جس کے مزے مہدی آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب کہف نے ہمارے زمانے میں لُوٹے اور لُوٹتے ہی چلے جا رہے ہیں۔

سامعین کرام! آج خدا اور اس کے رسولؐ کے دینِ اسلام سے خود کو منسوب کرنے والے، لا الٰہ الا اللہ سے وفا کرنے والوں کا خون بہا کر، ان کے گھر جلا کر، گھروں سے بے گھر کر کے اور غلط مقدمات قائم کر کے اُنہیں زندان خانوں میں ڈال کر حج اور قربانی سے روک کر ان کی مسجدوں کے میناروں کو مسمار کر کے اپنی طرف سے اسلام کی عظیم خدمت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن خدا اور اُس کے دین سے وفا کرنے والے بلا خوف کہتے ہیں، کر گزرو جو چاہو ہمیں کسی ظلم اور کسی ستم کی پرواہ نہیں ہم خدا تعالیٰ اور اُس کے رسول کا شربت وفا پی چکے اور اچھی طرح جان چکے ہیں کہ کیا زندگی کا ذوق اگر وہ نہیں ملا، ہمارے پیارے خدا نے نہ کبھی پہلے ہمارا ساتھ چھوڑا نہ وہ اب ہمارا ساتھ کبھی چھوڑے گا۔ اس کے لیے جانیں بھی دیں گے، مال بھی لٹائیں گے ہر ستم کا سامنا کریں گے لیکن ہو نہیں سکتا کہ ہم بے وفائی کی راہ پر چلیں اور اپنے لئے خدا تعالیٰ کی ناراضگی اور لعنت کا سامان کریں۔

اس نسبت سے چند واقعات آپ کے سامنے رکھتا ہوں:

امریکہ میں ایک بہت بڑے موسیقار احمدی ہوگئے، امریکہ میں تیزی سے موسیقی کی شہرت کی بلندیوں کو چھونے لگے۔ احمدی ہونے کے بعد نہ موسیقی کی پرواہ کی نہ دولت کی طرف لالچ کی نظر سے دیکھا درویشانہ زندگی گزارنے لگے، تہجد میں باقاعدہ ہو گئے۔ آنحضرت ﷺ کا نام لیتے تو آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ یعنی یہ تھا وہ لطف جو انہیں نہ موسیقی میں ملا نہ دنیا کی کسی دولت و شہرت میں۔

ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اصحاب کے ساتھ سیالکوٹ تشریف لے گئے، گلی سے گزرتے ہوئے کسی نے اوپر سے راکھ کی ٹوکری پھینک دی۔ راکھ حضرت مولوی برہان الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر پڑی آپؓ اسی جگہ کھڑے ہو گئے اور نہایت بشاشت سے کہنا شروع کیا: ''پامائیے پا، پامائیے پا''۔ یعنی اے خاتون اور پھینکو اور پھینکو کیونکہ یہ تو مقام شکر و سعادت ہے کہ مسیح کے طفیل ہمیں بھی یہ انعام مل جائیں۔

اور یہ سب اس جستجو میں ہو رہا تھا جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کچھ اس طرح فرمایا ہے:

اِسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب؟

1923ء میں کارزارِ شدھی گرم کیا گیا ... ''مربیان'' ... تیز چلچلاتی دھوپ میں کئی کئی میل روزانہ پیدل سفر کرتے... کھانا تو کیا پانی بھی نہیں ملتا تھا۔ اکثر... کچا پکا باسی کھانا کھاتے یا بھنے ہوئے چنے کھا لیتے اور پانی پی کر گزارہ کرتے۔ بعض اوقات ستوؤں ... پر گزارہ کرتے۔ صوفی عبد القدیر صاحب کہتے ہیں کہ سولہ میل روزانہ کی اوسط سے چالیس دیہاتوں کے مابین سفر کرتے رہے۔

تاریخ عالم کا ایک دوسرا رخ بھی ہے جس کے ذکر کے بغیر یہ مضمون مکمل نہیں ہوسکتا۔ میری مراد اُن بدنصیبوں کے ذکر سے ہے جو اس ذوق لقاء الٰہی سے محروم رہے، اور دوسروں کو بھی اس سعادت سے محروم رکھنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔

نمرود ایسے بدذوقوں میں سے ہی ایک تھا، جیفہ دنیا اُس کی مرغوب ترین غذا تھی۔ نمرود نے مقرب الٰہی، ابراہیمؑ کے لئے دل میں نفرت کو پالا۔ خدا کے ایک محبوب، ابراہیمؑ کو آگ میں زندہ جلانے کے لئے تیار ہوگیا۔ فرعون، خدا کے پیارے بندے موسیٰؑ کے مقابل آکھڑا ہوا۔ قارون کے خزانے ہیرے جواہرات سے لدے تھے لیکن تعلق باللہ کے ذوق سے خالی تھے۔ پھر

رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں عتبہ ہو یا شیبہ یا پھر جہالت کا باپ ابوجہل جس کا لطف صرف رسول اللہ ﷺ کو تکالیف پہنچانے اور ذوق ، بتوں کی عبادت تک محدود تھا۔ دنیا کی پلیدی میں لت پت یزید کو معلوم ہی نہ تھا کہ زندگی کا ذوق کیا ہوتا ہے!

پھر رسول اللہ ﷺ کے غلام صادق کا زمانہ آتا ہے ، محمد حسین بٹالوی جو ابوجہل کی مانند ابوسعید کہلاتا تھا لیکن سعادت سے محروم تھا۔ اس جیسے معاندین نے اپنی جوتیاں گھسا دیں ، خود محروم تو تھے ہی دوسرے سعید فطرتوں کو بھی وہ اُس لطف سے محروم کرنے چل پڑے۔ پھر اس دور میں ہم نے بھٹو اور ضیاء الحق جیسے ظالم ، جابر اور قاہر کو بھی دیکھا۔ جنہوں نے طوفان بے تمیزی برپا کیا ، کہا کہ ہم احمدیوں کے ہاتھ میں کشکول دیں گے ، لیکن چشم فلک نے دیکھا کہ اُن بد ذوق و بدطینت لوگوں کی خاک اُڑا دی گئی۔

چشمہ معرفت میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

- ”کہاں ہے مولوی غلام دستگیر، جس نے اپنی کتاب فتح رحمانی میں میری ہلاکت کے لئے بددعا کی اور مجھے مقابل پر رکھ کر جھوٹے کی موت چاہی تھی؟
- کہاں ہے مولوی چراغ دین جموں والا جس نے الہام کے دعوے سے میری موت کی خبر دی تھی اور مجھ سے مباہلہ کیا تھا؟
- کہاں ہے فقیر مرزا جو اپنے مریدوں کی ایک بڑی جماعت رکھتا تھا جس نے بڑے زور شور سے میری موت کی خبر دی تھی اور کہا تھا کہ عرش پر سے خدا نے مجھے خبر دی کہ یہ شخص مفتری ہے آئندہ رمضان تک میری زندگی میں ہلاک ہو جائے گا۔ لیکن جب رمضان آیا تو پھر آپ ہی طاعون سے ہلاک ہو گیا۔
- کہاں ہے سعد اللہ لدھیانوی؟ جس نے مجھ سے مباہلہ کیا تھا اور میری موت کی خبر دی تھی۔ آخر میری زندگی میں ہی طاعون سے ہلاک ہو گیا۔
- کہاں ہے مولوی محی الدین لکھوکے والا؟ جس نے مجھے فرعون قرار دے کر اپنی زندگی میں ہی میری موت کی خبر دی تھی اور میری تباہی کی نسبت کئی اور الہام شائع کئے تھے۔ آخر میری زندگی میں دنیا سے گزر گیا۔
- کہاں ہے بابو الٰہی بخش صاحب مؤلف عصائے موسیٰ اکونٹنٹ لاہور؟ جس نے اپنی تئیں موسیٰ قرار دے کر مجھے فرعون قرار دیا تھا۔ اور میری نسبت اپنی زندگی میں ہی طاعون سے ہلاک ہونے کی پیش گوئی کی تھی۔ اور میری تباہی کی نسبت اور بھی بہت سی پیش گوئیاں کی تھیں آخر وہ بھی میری زندگی میں ہی اپنی کتاب عصائے موسیٰ پر جھوٹ اور افترا کا داغ لگا کر طاعون کی موت سے بصد حسرت مرا۔“

(از چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 3)

کہاں ہیں یہ تمام معاندین احمدیت جو عبرت کی تصویر بن گئے اور اُن کی باقیات آج در در کشکول لئے پھرتی ہیں جب کہ ہر حقیقی احمدی جسے ذوق لقاء الٰہی کے شربت سے چند گھونٹ بھی نصیب ہوگئے اُس نے اس دنیا اور دنیا کے سامانوں کو پاؤں کی ٹھوکر پر رکھا، اپنی جان کی بھی پرواہ نہ کی، اپنی عزت کو بھی اس خدا کے حکم پر نچھاور کرتے ہوئے اور فُزْتُ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ کہتے ہوئے لقاء الٰہی کی شراب طہور کو پی لیا۔

آج شیر خوار بچہ ہو یا طفل مکتب، بوڑھا ہو یا جوان، عورت ہو یا مرد اُس کا ذوق سوشل میڈیا کے گرد طواف کرتا نظر آتا ہے، گھنٹوں وقت کو ضائع کرنا اُس کا Fun بن چکا ہے۔ یوں ہر لمحہ انسان اپنے خالق سے دور ہوتا چلا جا رہا ہے۔ عبادت ایک رسم بن چکی ہے۔ یا پھر وقت کا ضیاع خیال کی جاتی ہے ۔ خدا کی محبت ناپید ہوتی جارہی ہے۔ آج امام الزمان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے پھر سے اُس لقاء و رضاء الٰہی کے خزائن دے کر دنیا میں بھیجا ہے تا کہ خدا کی رضا دنیا کی رضا ہو جائے۔ دنیا کو خدا کی ملاقات کا ذوق حاصل ہو۔ اگر ہم بھی دنیا کی رنگینیوں میں بہہ گئے تو پھر اس دنیا کو تباہی سے کوئی بچا نہیں پائے گا۔ دنیا یقیناً تباہی کے کنارے پر ہے ، مسلمان مسلمان کا گلا کاٹنے کے درپے ہے اور انسان، انسان کے خون کا پیاسا ہے۔

اس دور میں انسانیت کا سب سے زیادہ درد رکھنے والے ہمارے خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ اس صورت حال کا صرف ایک ہی حل ہے کہ انسان کو تعلق باللہ کا حقیقی ذوق نصیب ہو جائے۔ احمدیت رسول اللہ ؐ کے چشمہ رواں اور بحر زُلال کا ہی ایک قطرہ ہے جسے آج احمدیت پیاسوں کے لبوں پر ٹپکانے کے لئے اُٹھی ہے۔ اور رُوحانی مُردوں کی زندگی کا باعث بن رہی ہے ۔ یہی وہ خزانہ ہے جس کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں اب مَیں دیتا ہوں اگر کوئی ملے اُمیدوار، آئیں اپنے خدا سے اس طرح مل جائیں کہ ”من تو شدم تو من شدی“ کی کیفیت پیدا ہو جائے۔ خدا کرے کہ زندگی کے حقیقی ذوق سے ہمیں بھی حصہ ملے اور ہم اس ذوق کو تمام بنی نوع انسان تک پہنچانے والے بن جائیں اور وہ مقصد پورا ہو جس کے لئے انبیاء دنیا میں تشریف لاتے ہیں۔ آمین!

جس کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یوں بیان فرمایا ہے۔

”وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔

(بقیہ صفحہ 35)

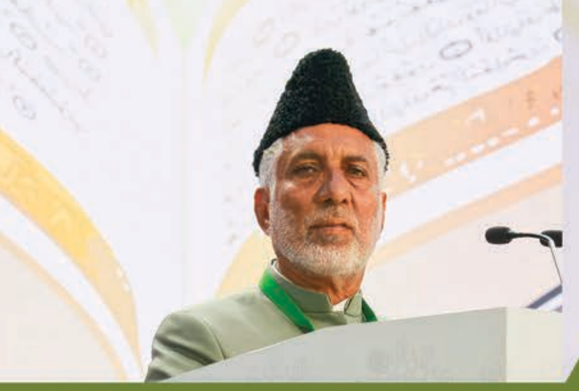

دورِ حاضر میں دعا کی طاقت کے نظارے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؑ کے متبعین کی قبولیتِ دعا کے اعجازی واقعات

مکرم مولانا عبدالسمیع خان صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کے چھیالیسویں جلسہ سالانہ کے موقع پر بروز ہفتہ مؤرخہ 6؍جولائی 2024ء کے تیسرے اجلاس کی صدارت مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔ حدیقہ احمد، بریڈفورڈ، انٹاریو میں اس اجلاس کی تیسری تقریر جامعہ احمدیہ کینیڈا کے پروفیسر عبدالسمیع خان صاحب نے ”دورِ حاضر میں دعا کی طاقت کے نظارے“ کے موضوع پر کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، آپ کے خلفائے عظام، صحابہ کرامؓ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قبولیتِ دعا کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ مکرم مولانا موصوف کا جامع، علمی اور تحقیقی خطاب افادۂ عام کے لئے ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَ یَکۡشِفُ السُّوۡٓءَ وَ یَجۡعَلُکُمۡ خُلَفَآءَ الۡاَرۡضِ ؕ ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ ؕ قَلِیۡلًا مَّا تَذَکَّرُوۡنَ ۝

(سورۃ النمل 63:27)

یعنی وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کے وارث بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔

اس دور میں دعا کی طاقت کا پہلا نظارہ یہ ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ قادیان 2005ء میں شرکت کا فیصلہ فرمایا اور یہ ہدایت دی کہ حضور کے تمام خطابات و خطبات ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست یعنی live نشر ہوں۔ اُس وقت تک قادیان سے براہ راست پروگرام نشر ہونے کا نہ انتظام تھا نہ ہی تصور۔ جماعت کے منتظمین نے ایک براڈ کاسٹنگ ٹی وی کمپنی سے معاہدہ کر لیا اور حکومت کو اجازت کے لئے جولائی میں درخواست بھی دے دی۔ چھ ماہ کا عرصہ گزر گیا مگر کوئی امید نظر نہ آتی تھی۔ آخر حضور لندن سے دہلی پہنچ گئے اور 15؍دسمبر کو حضور انور نے دہلی سے قادیان کے لئے روانہ ہونا تھا اور اجازت نہیں ملی تھی۔ 14؍دسمبر کی صبح جب یہ صورت حال حضور کے علم میں لائی گئی تو حضور نے فرمایا میں اُس وقت تک قادیان نہیں جاؤں گا جب تک پروگرام لائیو نشر کرنے کی اجازت نہیں ملے گی۔ اور دعاؤں میں لگ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کی دعا کو قبول فرمایا اور اسی روز شام 5 بجے اجازت نامہ آ گیا اور حضور کے 4 خطبات جمعہ اور ایک خطبہ عیدالاضحیہ پہلی مرتبہ قادیان سے ایم ٹی اے پر براہ راست نشر ہوئے۔

(ہفت روزہ البدر قادیان۔ 19؍مئی 2022ء)

میں نے خود قادیان میں یہ خطاب سنے۔ یہ اس دور میں دعا کی طاقت کا وہ نظارہ تھا جس کا آغاز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کہہ کر فرمایا کہ وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبانوں پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور ایک ایسا انقلاب عظیم پیدا ہوا کہ نہ اس سے پہلے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ وہ ایک فانی فی اللہ محمد رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کا معجزہ تھا۔ (ماخوذ از برکات الدعا۔ روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 10)

رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں اور قوتِ قدسیہ سے اس دور میں وہ مسیح موعود بھی آیا جس نے دعا کے مضمون کو دوبارہ زندہ کیا اس زمانہ کے بڑے بڑے دانشور دعا کو محض عبادت اور تسکین قلب کا موجب سمجھتے تھے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ سالانہ نمبر، 28 دسمبر 2015ء، صفحہ 33)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے ایک زبردست ہتھیار بنا کر اپنی جماعت کے ہر فرد کے ہاتھ میں تھما دیا۔ اس کی دعا نے رحمت کے نشان بھی دکھائے اور خدا کے غضب کے نظارے بھی دکھائے، وہ مسیح موعود کی دعا تھی جس نے بیماروں کو شفا دی۔ مردوں کو نئی زندگی دی۔ بے اولادوں کے گھر اولاد سے بھر گئے۔ اس کی دعا نے غریبوں کو شہرت دی اور بادشاہوں کے تخت و تاج اچھال دیئے۔ اس کے خلفاء کا امتیازی نشان ہی قبولیت دعا ہے۔

سامعین کرام! آیئے اس کے چند نظارے دیکھتے ہیں۔

- دعویٰ سے پہلے کی بات ہے کہ حضور علیہ السلام شدید بیمار ہو گئے اور موت تک نوبت پہنچ گئی آخری وقت سمجھ کر تین مرتبہ آپ کو سورۃ یٰسین سنائی گئی مگر خدا تعالیٰ نے آپ کو خود دعا سکھائی سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمۡدِہٖ سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ

عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ اور اسے قبول فرما کر بغیر کسی دوا کے شفا بخشی۔

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن، جلد 15، صفحہ 208)

- رحمت کے نظاروں میں سب سے بڑا نشان اس مقدس روح کا ہے جو دعاؤں کے ذریعہ آسمان سے منگوائی گئی اس کا دائرہ اثر قیامت تک پھیلا ہوا ہے وہ دعا ہی تھی جس نے 40 دن کی گریہ وزاری سے مصلح موعود کو تخلیق کیا اور خدا نے فرمایا قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل ، صفحہ 124 ، ایڈیشن قادیان 2019ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 52 سال تک جماعت احمدیہ کی قیادت فرمائی۔ وعدہ کے مطابق اس نے زمین کے کناروں تک شہرت پائی ۔ اور قومیں آج بھی اس سے برکت پا رہی ہیں۔

- بچپن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیٹے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی آنکھیں بہت خراب ہوگئی تھیں۔ پلکیں گر گئی تھیں اور پانی بہتا رہتا تھا۔ حضور نے دعا کی تو الہام ہوا۔ ’’برق طفلی بشیر‘‘ یعنی میرے لڑکے بشیر احمد کی آنکھیں اچھی ہوگئیں۔ اس الہام کے ایک ہفتہ بعد اللہ تعالیٰ نے اس کو شفا دے دی اور آنکھیں بالکل تندرست ہوگئیں۔

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن، جلد 18، صفحہ 608)

اسے خدا نے قمر الانبیاء کے لقب سے نوازا۔ اس کی ظاہری اور باطنی بینائی کو برقی تجلی سے روشن کیا گیا۔ جس کی تحریریں ایک دل موہ لینے والا کلام ہے۔ اس کی کتاب ’’سیرت خاتم النبیین ﷺ‘‘ دشمنوں سے بھی خراج تحسین وصول کر چکی ہے۔

- طاعون کے دنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیٹے حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ بھی سخت بیمار ہوگئے، بالکل بیہوش ہوگئے اور نوبت موت تک پہنچ گئی حضورؑ کو خیال آیا کہ اگر یہ لڑکا ان دنوں میں فوت ہوگیا تو تمام دشمن اس کو طاعون کی موت ٹھہرائیں گے اور خدا تعالیٰ کی پاک وحی کی تکذیب کریں گے۔ قریباً رات کے بارہ بجے حضور نماز کے لئے کھڑے ہوگئے فرماتے ہیں میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے کشفی نظر سے دیکھا کہ لڑکا بالکل تندرست ہے۔ تب وہ کشفی حالت جاتی رہی اور میں نے دیکھا کہ لڑکا ہوش کے ساتھ چار پائی پر بیٹھا ہے اور لڑکے کی حالت بالکل تندرستی کی تھی۔ مجھے اس خدا کی قدرت کے نظارہ نے الٰہی طاقتوں اور دعا قبول ہونے پر ایک تازہ ایمان بخشا۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 87-88)

اسی بچے کو الٰہی کلام میں بادشاہ اور حکم اور قاضی کے نام سے یاد کیا گیا۔ جسے خلافِ توقع عمر اور امارت دیے جانے کی پیشگوئی کی گئی۔ (تذکرہ ،صفحہ 658) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض پیشگوئیاں باپ، بعض بیٹے، اور بعض پوتے کے حق میں پوری ہو رہی ہیں۔ یعنی سیدی حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے متعلق جو اب سریرِ آرائے منصب خلافت ہیں۔

- خدا نے 23/اگست 1906ء کو الہام کیا کہ آج کل کوئی نشان ظاہر ہو گا۔ پھر حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ کو بخار اور پھوڑے نکلے جو طاعون کی علامت ہے لیکن دعا کے بعد چند گھنٹوں میں بچہ ٹھیک ہوگیا اور کھیلنے کودنے لگ گیا۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن، جلد 22 ،صفحہ 340)

حضرات! یہ دعا کی طاقت تھی۔

- حضور نے شدید درد گردہ کی حالت میں دعا کی ۔ دعا ابھی ختم ہوئی ہی تھی کہ اللہ کے فضل سے آرام آ گیا۔

(تذکرہ، صفحہ 401)

حضرات! یہ دعا کی طاقت تھی۔

- خواجہ غلام احمد کانپوری کے لڑکے کو کھانسی ہوگئی اس سے سانس باہر کھنچا جاتا تھا اور کئی منٹ تک واپس نہ آتا تھا اور بیہوش ہو جاتا تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دعا کے لئے لکھا ابھی اس خط کا جواب نہ آیا تھا کہ وہ لڑکا اس عارضہ سے نجات پا گیا اور معلوم ہوا کہ جس روز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا کی تھی اسی روز لڑکا صحت یاب ہوگیا تھا۔

(رجسٹر روایات نمبر 3، صفحہ 50)

حضرات! یہ دعا کی طاقت تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اولاد کے لئے دعا کی تھی کہ وہ ایک سے ہزار ہو جائیں چنانچہ آج وہ حقیقت میں ہزاروں سے بڑھ چکی ہے ۔ بے شمار احمدیوں کو حضور کی دعا سے اولاد نصیب ہوئی۔

- ایک صحابی حضرت منشی قدرت اللہ صاحبؓ کو ڈاکٹروں نے کہا کہ آپ کی اولاد نہیں ہوسکتی۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں خط لکھا اور اپنی بیوی کے ہاتھ بھیج دیا۔ حضور نے اسے فرمایا: تیری اتنی اولاد ہو گی کہ تو اسے سنبھال نہیں سکے گی اس کے بعد اس صحابیہ کے 16 بچے پیدا ہوئے۔

(سیرۃ المہدی از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ روایت 1341)

حضرات! یہ دعا کی طاقت تھی۔

- حضرت میاں فضل محمد صاحبؓ کو آنکھوں پر ہمیشہ پھنسیاں نکلتی رہتی تھیں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دعا کی درخواست کی تو حضور نے دعا کر کے ان کی آنکھوں پر دم کر دیا اس واقعہ کے 30 برس بعد وہ بیان کرتے ہیں کہ میری آنکھوں میں نہ کبھی درد ہوئی اور نہ کبھی پھنسیاں بنیں۔

(سیرۃ المہدی۔ روایت نمبر 1247)

حضرات! یہ دعا کی طاقت تھی۔

- میں اس نوجوان عبد الکریم کا ذکر بھی کرنا چاہتا ہوں جو

قادیان میں پڑھنے کے لئے آیا مگر اس کو باؤلے کتے نے کاٹ لیا اس وقت کے ماہر انگریز ڈاکٹروں نے کہہ دیا کہ یہ لاعلاج ہے Nothing can be done for Abdul karim مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دل اس کے لئے تڑپ اٹھا اور اس کی دعا سے گویا مردہ زندہ ہو گیا۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 480-482)

اور اس کے بعد لمبا عرصہ زندہ رہا اور اس کی اولاد بھی موجود ہے۔ حضرات! یہ دعا کی طاقت تھی۔

- یہ واقعہ خلافت ثانیہ میں پھر دہرایا گیا۔ لکھنؤ کے سیّد ارتضیٰ علی صاحب بچے تھے کہ ان کی ٹانگ میں زخم ہو گیا اور بڑھتے بڑھتے ناسور بن گیا ڈاکٹروں نے کہا کہ بچے کی زندگی چاہتے ہو تو فوراً ٹانگ کٹوا دو۔ گھر والے بھی راضی ہو گئے یہ دیکھ کر ارتضیٰ علی صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں خط لکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے طالب علم عبد الکریم صحت مند ہو گیا تھا۔ مَیں بھی طالب علم ہوں، حضور دعا کریں کہ میری ٹانگ ٹھیک ہو جائے۔ حضورؓ نے فرمایا کہ تم قادیان چلے آؤ، وہاں حضورؓ کی دعاؤں سے صحت مند ہو گئے۔ ڈاکٹروں نے یہ بھی کہا تھا کہ تم شادی نہ کرنا۔ ورنہ ٹانگ کی تکلیف دوبارہ لوٹ آئے گی۔ لیکن حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورہ سے انہوں نے شادی بھی کی اور حضور کی دعاؤں کے طفیل نو بچے پیدا ہوئے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 15/ جون 1967ء)

حضرات! یہ دعا کی طاقت تھی۔

- قادیان سے چار میل دور ایک گاؤں میں پچھمن سنگھ رہتا تھا۔ اس کے ہاں اولاد نہیں ہوتی تھی۔ اس نے ایک صحابی حضرت منشی امام الدین صاحبؓ کے ذریعہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دعا کروائی۔ چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ پچھمن سنگھ اور اس کا بیٹا جلسہ سالانہ پر بٹالہ سے آنے والی سڑک پر احمدی دوستوں کو گنوں کا رس پلایا کرتا تھا۔

(الحکم جوبلی نمبر۔ 20 دسمبر 1939ء)

اور پچھمن سنگھ کا بیٹا بتایا کرتا تھا کہ میں مرزا صاحبؓ کی دعا سے پیدا ہوا۔ اب میرا اتنا تو فرض ہے کہ میں ان کے مریدوں کی یہ تھوڑی سی خدمت کروں۔"

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 28 دسمبر 2018ء، صفحہ 9)

حضرات! یہ دعا کی طاقت تھی۔

- اس کے مقابل پر وہ لوگ بھی تھے جن کی نسل کو دعا کی طاقت نے برباد کر دیا مثلاً سعد اللہ لدھیانوی مسیح موعود کو ابتر یعنی بے اولادی کے طعنے دیا کرتا تھا اس کے متعلق خدا نے فرمایا کہ وہ خود ابتر رہے گا۔ چنانچہ اس کے بعد مسیح موعود کے ہاں 3 لڑکے پیدا ہوئے۔ مگر سعد اللہ کے گھر کوئی اولاد نہ ہوئی اور جو لڑکا موجود تھا، اس کی بھی کوئی اولاد نہ ہوئی وہ ابتر ہو گیا۔

(حیاتِ طیبہ از شیخ عبد القادر سوداگرمل۔ صفحہ 320)

مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد ساری دنیا میں پھیل گئی ہے۔

حضرات! یہ دعا کی طاقت تھی۔

- میں اس پروفیسر ڈاکٹر الیگزینڈر ڈوئی کا ذکر بھی کروں گا جو امریکہ کی سرزمین پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کرتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہزاروں میل دور قادیان سے اسے للکارا اور کہا کہ وہ میری دعا سے میری زندگی میں نیست و نابود ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ جب اپنی طاقت کے عروج پر تھا اس پر اور اس کے فرقہ پر اور شہر پر فالج گرا اور نہایت حسرت کے ساتھ چل بسا۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 504)

حضرات! یہ دعا کی طاقت تھی۔

- میں اس شہرہ آفاق پنڈت لیکھرام کا ذکر بھی کرنا چاہتا ہوں جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بدزبانی کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بہت تڑپایا۔ تب وہ خدا کے حضور جھکا اور فیصلہ کا طلبگار ہوا تو خدا نے اسے بتایا کہ یہ شخص زبان درازی کے جرم میں 6 سال کے عرصے میں غیر معمولی موت کا شکار ہو گا۔ چنانچہ 6/ مارچ 1897ء کو پنڈت لیکھرام اس شخص کے ہاتھوں قتل ہوا جو اس کا مرید ہونے آیا تھا اور پھر قتل کے بعد ایسا غائب ہوا کہ آج تک اس کا کوئی سراغ نہیں ملا۔

(تاریخ احمدیت۔ جلد اوّل، صفحہ 590)

حضرات! یہ بھی دعا کی طاقت کا نظارہ تھا۔

- پنڈت لیکھرام کی موت کے بعد آریوں نے اس کے قتل کا الزام بڑی شدت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر لگایا ان کے اصرار پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر کی تلاشی بھی ہوئی۔ پولیس کے وفد میں ایک میاں محمد بخش ڈپٹی انسپکٹر بٹالہ بھی شامل تھا۔ دورانِ تلاشی میاں محمد بخش کی ایک زیادتی پر حضورؑ نے فرمایا آپ تو اس طرح مخالفت کرتے ہیں مگر آپ کی اولاد میرے غلاموں میں داخل ہو جائے گی۔

(تاریخ احمدیت۔ جلد 17، صفحہ 172)

بعد میں ایک مقدمہ کے دوران محمد بخش تھانیدار نے کہا کہ آگے تو مرزا مقدمات سے بچ کر نکل جاتا رہا ہے۔ اب میرا ہاتھ دیکھے گا۔ حضورؑ نے فرمایا۔ اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ تھوڑے عرصہ بعد اس کی ہتھیلی میں سخت درد شروع ہو گئی۔ وہ اس درد سے تڑپتا تھا۔ اور آخر طاعون سے چل بسا۔

(سیرت المہدی جلد 3۔ تاریخ احمدیت جلد 17، صفحہ 172)

اس کے بیٹے شیخ نیاز محمد صاحبؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستِ مبارک پر بیعت کر لی۔ ایک مرتبہ وہ قادیان آئے تو حضرت

ام المؤمنین رضی تعالیٰ عنہا کے لئے ایک کپڑا تحفہ کے طور پر لائے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ام المؤمنین کو وہ کپڑا دے کر فرمایا کہ یہ کپڑا محمد بخش تھانیدار کے لڑکے نے دیا ہے جس نے لیکھرام کے قتل کے موقع پر تلاشی کے وقت تمہارے ٹرنک کھولے تھے۔

(سیرت حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ از شیخ یعقوب علی عرفانیؓ اور شیخ محمود علی عرفانی، صفحہ 471-472)

حضرات! یہ دعا کی طاقت تھی۔

- وہ دعا ہی تھی جس نے سلطان القلم سے 85 کتب تحریر کرائیں۔ اس نے 1896ء کے جلسہ مذاہب عالم کے لئے اسلامی اصول کی فلاسفی نامی کتاب لکھی جس کی سطر سطر پر دعا کی گئی اور تمام مذاہب پر وہ مضمون بالا رہا۔ دعاؤں نے اسے عربی کے ہزاروں مادے سکھائے، اسے علم قرآن دیا، اعجاز المسیح جیسی سورت فاتحہ کی تفسیر سکھائی، اعجاز احمدی جیسا قصیدہ عطا کیا، جس کے ساتھ 10 ہزار کا انعامی چیلنج ہے۔

- حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پُر درد دعاؤں نے طاعون کی شکل اختیار کی۔ حضورؑ نے اعلان فرمایا کہ یہ نشان میری صداقت کے لئے ظاہر ہوا ہے، اس لئے میری تعلیم پر عمل کرنے والے احمدی اس بیماری سے متاثر نہیں ہوں گے۔ حکومت برطانیہ نے ویکسین کا انتظام کیا تھا۔ مگر حضورؑ نے احمدیوں کو ہدایت فرمائی کہ وہ ٹیکہ نہ لگوائیں تا کہ نشان ظاہر ہو۔ پیشگوئی کے مطابق طاعون آئی اور صرف پنجاب میں 22 لاکھ ہلاکتیں ہوئیں۔ خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کئی بڑے بڑے مخالف اس کا شکار ہوئے۔ مولوی رسل بابا امرتسری، محمد بخش بٹالہ، چراغ دین جموں، نور احمد حافظ آباد، زین العابدین سیالکوٹی اس کے گھر کے 17 افراد بھی طاعون سے مارے گئے۔ کریم بخش لاہور، حافظ سلطان سیالکوٹی گھر کے 10 افراد کے ساتھ طاعون سے ہلاک ہوا۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 244)

مگر ہمارے علم کے مطابق ایک بھی احمدی اس کا شکار نہیں ہوا۔ حضرات! یہ دعا کی طاقت تھی۔

- حضرت چوہدری غلام حسین بھٹی صاحبؓ فرماتے ہیں: میں نے 1905ء میں حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی۔ چند دن بعد میری بیوی اور بچے کو بخار ہوا۔ گاؤں کے لوگوں نے مجھے مسجد سے نکال دیا اور کہا تو نے مرزا صاحبؑ کی بیعت کی ہے اس لئے سب سے پہلے تیری بیوی بچے کو ہی طاعون ہوئی۔ میں نے گھبرا کر حضورؑ کی خدمت میں خط لکھا آپؑ نے جواب میں لکھا اللہ تعالیٰ آپ کی بیوی اور بچہ دونوں کو تندرست کر دے گا۔ دونوں زندہ رہے مگر اسی گاؤں میں 70 آدمی طاعون سے ہلاک ہوئے۔

(رجسٹر روایات نمبر 1۔ صفحہ 22)

حضرات! یہ دعا کی طاقت تھی۔

- 1910ء کے اوائل میں ہندوستان میں پھر طاعون حملہ آور ہوئی۔ قادیان کے ارد گرد طاعون سے اموات واقع ہوئیں تو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا سے وہ رک گئی اور احمدی محفوظ رہے۔

(الحکم قادیان۔ 7 مارچ 1910ء، صفحہ 4)

- 26/ مئی 1908ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وفات پا گئے۔ حضرت ام المؤمنینؓ نے اپنے بچوں کو جمع کیا اور فرمایا کہ بچو! گھر خالی دیکھ کر یہ نہ سمجھنا کہ تمہارے ابا تمہارے لئے کچھ نہیں چھوڑ گئے۔ انہوں نے آسمان پر تمہارے لئے دعاؤں کا بڑا بھاری خزانہ چھوڑا ہے جو تمہیں وقت پر ملتا رہے گا۔

(سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ۔ صفحہ 242)

یہ خزانہ صرف جسمانی اولاد کے لئے نہیں تھا بلکہ قیامت تک آنے والی روحانی اولاد کے لئے بھی تھا جو سچی محبت اور اخلاص کے ساتھ آپ کے روحانی گھر میں مقیم رہیں گے اس کے سب سے پہلے اور بڑے وارث آپ کے خلفاء ہیں۔

- حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ سے ایک احمدی فوجی افسر نے دعا کی درخواست کی کہ میں لڑائی میں بھی نہ جاؤں اور مجھے فلاں تمغہ بھی مل جائے۔ فرمایا بغیر لڑائی میں جانے کے کیونکر مل سکتا ہے۔ اس کے اصرار پر حضورؓ نے دعا کی کچھ عرصہ بعد وہ آئے اور بتایا کہ تمغہ مل گیا ہے۔ وجہ یہ بتائی کہ میرے نام حکم پہنچا کہ لڑائی کے میدان میں پہنچو۔ میں چل پڑا۔ راستہ میں حکم ملا کہ واپس چلے آؤ۔ صلح ہوگئی ہے مگر میں وہ شرائط پوری کر چکا تھا جس کے عبور کرنے پر ایک فوجی افسر تمغہ کا حقدار ہوتا ہے۔

(اصحاب احمدؑ از ملک صلاح الدین۔ جلد 3، صفحہ 77)

- یہ وہ شخص تھا جس نے خانہ کعبہ کو پہلی بار دیکھ کر دعا کی تھی کہ میں جب بھی کوئی دعا کروں تو اسے قبول کرنا۔ خدا نے اس کی سن لی اور اس کی دعا نے عجیب معجزے دکھائے۔ 1909ء کے موسم برسات میں ایک دفعہ لگاتار آٹھ روز بارش ہوتی رہی جس سے قادیان میں سیلاب آ گیا۔ ایک دن حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے ظہر کے بعد فرمایا کہ میں بارش رکنے کے لئے دعا کرتا ہوں۔ دعا کے وقت بارش بہت زور سے ہو رہی تھی، اس کے بعد بارش بند ہوگئی اور عصر کی نماز کے وقت آسمان بالکل صاف تھا اور دھوپ نکلی ہوئی تھی حضرات! یہ دعا کی طاقت تھی۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ سالانہ نمبر، 28 دسمبر 2015ء، صفحہ 43)

(جاری ہے۔ باقی آئندہ)

آنحضرت ﷺ کی عائلی زندگی

مکرم ابی نوم صاحب

اس مضمون کا موضوع آنحضرت ﷺ کی عائلی زندگی کے چند خوبصورت رنگوں کا بیان ہے۔

پہلی شادی

آنحضور ﷺ کی اوّل شادی 25 سال کی عمر میں ہوئی۔ اُس وقت کے عرب معاشرے میں نوجوانوں کی شادیاں اس سے کم عمر میں ہو جاتی تھیں لیکن آپؐ کی غربت، سادگی اور سر پر والدین کا سایہ نہ ہونے کے سبب دیر ہوئی۔ تاہم اس طرح آپؐ کی حیات مبارکہ کا یہ پہلو نمایاں ہو کر سامنے آیا کہ کس طرح آپؐ نے اس بگڑے معاشرے میں اپنی جوانی انتہائی پاکیزگی اور عفت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ رہ کر گزاری اور یوں ایسے حالات سے گزرنے والے نوجوانوں کے لئے ایک اعلیٰ مثال قائم فرمائی۔

اس جواں عمری میں آپؐ کے لئے ایک ایسی خاتون کا رشتہ تجویز ہوا جو عمر میں آپؐ سے پندرہ سال بڑی تھیں، جن کی پہلے دو بار شادی ہو چکی تھی اور جن کے تین بچے بھی تھے۔ ان سب باتوں کے باوجود آپؐ نے یہ رشتہ قبول کر لیا کہ وہ خاتون اپنی پاک بازی کے سبب مکہ میں 'طاہرہ' کے نام سے جانی جاتی تھیں اور جن کی معاملہ فہمی اور دیانت کا آنحضرت ﷺ نے اُن کے ساتھ تجارتی معاملات کے دوران خود بھی مشاہدہ کیا تھا۔ اس رشتہ پر آپؐ کی آمادگی سے انتخاب شادی میں نیکی کو ترجیح دینے کا اسوۂ حسنہ قائم ہوا۔

مثالی جیون ساتھی

آنحضور ﷺ کا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے رفاقت کا دور 25 سال پر محیط رہا۔ یہ ہر جہت سے ایک مثالی جیون ساتھی تھیں۔ باہم محبت، دلداری اور تعلق کا یہ ایک ایسا سہانا دور تھا جس کی خوشگوار یادیں ہمیشہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ رہیں۔ جنہیں آپؐ اکثر دہراتے رہتے اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رشتہ داروں سے ہمیشہ خاص حسنِ سلوک فرماتے۔ ایسے چند واقعات درج ذیل ہیں:

محبت بھری یادیں

الف۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات سے آپؐ کو سخت صدمہ پہنچا۔ آپؐ کے اس رنج و ملال کو دیکھ کر حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خدمت اقدس میں عرض کیا:

> ”یا رسول اللہ ﷺ! حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد آپؐ بہت تنہا اور اداس ہو گئے ہیں؟ فرمایا ہاں! آخر وہ میرے بچوں کی ماں تھیں اور گھر کی مالکہ“۔

(شرح المواہب زرقانی۔ جلد 3، صفحہ 722)

ب۔

بدر کے قیدیوں میں آپؐ کے داماد ابو العاص بھی تھے جو ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے۔ رہائی کے لئے اُنہوں نے جو زَر بطور فدیہ دیادہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا وہ ہار تھا جو انہوں نے اپنی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جہیز میں دیا تھا۔ اس ہار کو دیکھ کر آنحضرت ﷺ کو 25 برس پہلے کا محبت انگیز واقعہ یاد گیا۔ آپ بے اختیار رو پڑے اور صحابہؓ سے فرمایا کہ تمہاری مرضی ہو تو بیٹی کو ماں کی یادگار واپس کر دو۔

(تاریخ طبری، صفحہ 1348، و ابوداؤد بحوالہ سیرت النبی ﷺ از شبلی نعمانی، جلد اول، صفحہ 196 طبع چہارم اسلامی کتب خانہ لاہور)

ج۔

ایک بار آنحضرت ﷺ نے مجلس کے باہر سے ایک خاتون کی آواز سنی۔ یہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن حضرت ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں جن کی آواز حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بہت ملتی تھی آپؐ نے بے ساختہ فرمایا:

”یہ تو ہالہ ہیں“ پھر کھڑے ہو کر ان کا استقبال کیا اور خوش ہو کر ”دہرایا خدیجہ کی بہن ہالہ آئی ہیں“۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الفضائل)

سہیلیوں سے حسنِ سلوک

الف۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک بار کوئی بوڑھی عورت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے آئیں آپؐ نے اُن سے بہت نرمی اور اپنائیت سے حال چال پوچھا۔ جب وہ چلی گئیں تو حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ یہ بڑھیا کون تھیں؟ حضور نے فرمایا:

> 'یہ خدیجہؓ کی سہیلی حَسانہ تھی جسے خدیجہؓ سے محبت تھی'۔

(مستدرک حاکم۔ جلد 1، صفحہ 15)

ب۔

گھر میں کوئی جانور ذبح ہوتا تو اس کا گوشت حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سہیلیوں کو بھجوانے کی تاکید کرتے۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الفضائل)

خراجِ عقیدت

آپ ﷺ حضرت خدیجہؓ کا ذکر کرتے نہ تھکتے تھے۔ ایسے ہی ایک اظہار پر حضرت عائشہؓ نے اُکتا کر کہا یا رسول اللہ خدا نے آپؐ کو اچھی اچھی بیویاں عطا کی ہیں اب اس بڑھیا کا ذکر جانے بھی دیں۔ آپؐ نے بے ساختہ فرمایا:

”نہیں نہیں خدیجہؓ اُس وقت میری ساتھی تھی جب میں تنہا تھا وہ اس وقت میری سپر بنی جب مَیں بے یار و مددگار تھا۔ انہوں نے میری تصدیق کی جب سب نے مجھے جھٹلایا، انہوں نے اُس وقت اپنا مال مجھ پر قربان کیا جب دوسروں نے مجھے محروم کیا اور اللہ نے اُن کے بطن سے مجھے اولاد بھی عطا کی۔“

(مسند احمد بن حنبل، جلد6، صفحہ 118 مطبوعہ بیروت)

یہ الفاظ ایک شوہر کے اپنی محبوب بیوی کے حق میں بہترین خراجِ عقیدت ہیں۔

دیگر نکاح

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد بچیوں کی مناسب دیکھ بھال کے لئے آپؐ نے حضرت سودا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کی جو بڑی عمر کی ایک بے سہارا بیوہ خاتون تھیں۔ ساتھ ہی خدائی بشارت کے مطابق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا۔ جن کا رخصتانہ 5 سال بعد 12 سال کی عمر میں 2 ہجری میں ہوا۔ سن 3 تا 7 ہجری کے چار سالوں کے دوران یکے بعد دیگرے آپؐ نے 9 نکاح اور کئے۔

ان ازواج مطہرات کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

حضرت حفصہؓ، حضرت زینبؓ بنت خزیمہ، حضرت ام سلمہؓ، حضرت زینبؓ بنت جحش، حضرت جویریہؓ، حضرت ام حبیبہؓ، حضرت صفیہؓ، حضرت ماریہ قبطیہؓ، حضرت میمونہؓ۔

ان نو ازواج مطہرات میں حضرت ماریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوا سب کی سب خواتین مبارکہ بیوائیں یا مطلقہ تھیں۔ ان میں سے چار کی یہ دوسری، تین کی تیسری اور ایک حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ چوتھی شادی تھی۔

قومی اور دینی اغراض

یہ سب شادیاں مختلف قومی اور دینی اغراض کے لئے تھیں۔ جن میں یہ دو نمایاں ہیں۔

ایک یہ کہ اپنے ذاتی نمونہ سے بعض رسوم کی درستگی مثلاً متبنیٰ کی بیوی، بہو نہیں ہوتی اور یہ کہ مطلقہ کے ساتھ شادی کوئی عیب نہیں۔ اور دوسرے یہ کہ مختلف قبائل، اقوام اور مذاہب کی چند خواتین کی براہِ راست تربیت تا کہ پھر وہ عام مسلمان عورتوں کی تربیت کر سکیں۔ ان رشتوں کا ایک بڑا فائدہ یہ ہوا کہ مومنوں کو اپنی عائلی زندگیاں گزارنے کے لئے ایک کامل اور بھرپور اُسوۂ میسر آ گیا۔

اہل کے ساتھ حسن سلوک

اس اُسوۂ حسنہ کی مجموعی کیفیت خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ میں یہ ہے:

خَيْرُكُم خَيْرُكُم لِاَهْلِهِ
وَأَنَا خَيرُكُم لاهلي

(صحیح بخاری - کتاب النکاح)

تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل کے ساتھ بہتر ہے اور مَیں اپنے اہل سے بہتر سلوک کرنے والا ہوں۔

اس بہترین سلوک کے کچھ واقعات پانچ ذیلی عناوین کے تحت درج ذیل ہیں:

برابری کا سلوک

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وقت میں نو ازواج مطہرات سے معاملہ کیا اور سب سے برابری کا سلوک فرمایا۔ آپ کا طریق تھا کہ

- ہر روز نماز عصر کے بعد آپ تمام ازواج مطہرات کے حجروں میں تشریف لے جاتے۔ اُن کے پاس بیٹھتے اور اُن کے حالات معلوم کرتے۔ رات کو جہاں باری ہوتی وہاں ٹھہر جاتے۔ باریوں کی پابندی فرماتے۔ اور بلاوجہ کوئی تفریق نہ فرماتے۔ غزوات پر جاتے تو ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے اور جن کا قرعہ نکلتا اُن کو ہمراہ لے جاتے۔

(صحیح بخاری - کتاب الجهاد)

- ازواج مطہرات میں سے ہر ایک کے لئے آپؐ نے خوراک کا سالانہ وظیفہ برابر مقدار میں مقرر فرمایا ہوا تھا۔
- ازواج مطہرات کے آپس کے اختلاف کی صورت میں آپؐ اُن کی طرف داری فرماتے جن کے ساتھ زیادتی ہوئی ہو اور خوب دلجوئی کرتے۔ ایسے دو واقعات درج ذیل ہیں:

الف۔

ایک دفعہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کھیر یا حلوہ بنایا جو حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پسند نہ آیا اور باوجود اصرار کے نہ کھایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کیا سوجھی کہ وہ ملیدہ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے منہ پر مل دیا۔ آنحضرت ﷺ دیکھ کر محظوظ بھی ہوئے لیکن فرمایا کہ سودہؓ کو بدلہ لینے کا پورا حق ہے چنانچہ انہوں نے بدلہ لیتے ہوئے وہ ملیدہ حضرت عائشہؓ کے منہ پر لیپ دیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے رہے۔

(مجمع الزوائد الهيثمي-جلد4، صفحہ316، بیروت)

ب۔

ایک بار حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خود کو حضرت صفیہ بنت حیؒ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس بناء پر زیادہ معزز گردانا کہ وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں بھی ہیں اور چچازاد بھی۔ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ملول ہوئیں تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو فرمایا کہ تم نے یہ

جواب کیوں نہ دیا کہ تم دونوں مجھ سے زیادہ کیسے معزز ہوسکتی ہو کہ میرے باپ حضرت ہارونؑ اور میرے چچا حضرت موسیٰؑ ہیں اور میرے شوہر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

ج۔

اس عدل کے باوجود پھر بھی کسی کسر پر اپنے لئے مغفرت کے لئے یوں دعا گو رہتے:

''اے اللہ جس کا مجھے اختیار ہے اس کی تقسیم تو مَیں نے مساوی طور پر کر دی ہے لیکن جو بات میرے بس میں نہیں (یعنی محبت) اُس پر مجھے ملامت نہ کیجیو۔''

(سنن ابوداؤد۔ کتاب النکاح)

د۔

ازواج مطہرات میں آپس میں برابری کے ساتھ آپؐ خود اپنے اور اُن کے درمیان بھی برابری کا معاملہ کرتے اور گھر کے کام کاج میں برابر کا حصہ لیتے۔ کپڑوں کو خود پیوند لگالیتے، بکری دوہ لیتے ،اپنے ذاتی کام خود کرتے۔ (مسند احمد بن حنبل۔جلد6، صفحہ 242،397)

جوتے ٹانک لیتے ، گھر کا ڈول وغیرہ مرمت کر لیتے۔ (مسند احمد بن حنبل۔جلد5 ، صفحہ285)

رات کو دیر سے گھر لوٹتے تو کسی کو زحمت دیئے یا جگائے بغیر دودھ یا کھانا خود تناول فرمالیتے۔

(صحیح مسلم۔کتابا الاشربہ)

غرضیکہ بقول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جتنا وقت آپؐ گھر پر ہوتے تھے گھر والوں کی مدد اور خدمت میں مصروف رہتے تھے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الادب)

ھ۔

آخری بیماری میں بھی جب کہ حقوق کی ادائیگی میں برابری کے بجائے آپؐ کی تیمارداری کا سوال زیادہ اہم تھا اور اس دلی خواہش کے باوجود کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جیسی مزاج شناس بیوی آپؐ کی تیمارداری کریں آپؐ نے باری کی تقسیم کو مقدم رکھا۔ البتہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی باری کی تمنا کرتے ہوئے بار بار پوچھتے کہ کل میری باری کہاں ہے؟ یہاں تک کہ ازواج مطہرات نے خود ہی آپ کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر رہنے کی اجازت دے دی۔

(صحیح بخاری۔کتاب المناقب)

دالداریاں

ازواج مطہرات کی خوب دلداری فرماتے ۔ اُن کے شوق اور پسند کو اہمیت دیتے۔ اُن کی باتوں پر توجہ کرتے ۔ گھر میں بے تکلفی سے خوش خوش رہتے۔ کبھی بیویوں کو کہانیاں اور قصے بھی سناتے اور اُن سے حد درجہ نرمی اور آرام کا سلوک فرماتے۔

(صحیح بخاری)

ایسے چند واقعات درج ذیل ہیں۔

- ایک سفر میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہار گم ہوگیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی تلاش میں کچھ لوگ بھجوائے اور اسلامی لشکر کو ایک ایسی جگہ پڑاؤ کرنا پڑا جہاں پینے کے لئے پانی میسر تھا نہ وضو کے لئے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بیٹی پر ناراض ہوئے لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہ فرمایا۔

(صحیح بخاری۔کتاب الشہادات بحوالہ اہل بیت رسول ، 2013ء، صفحہ 72)

- ایک عید کے موقع پر مسجد نبویؐ میں جنگی کرتب ہو رہے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دیکھنے کی خواہش پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے پیچھے کھڑا کرلیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں دیر تک آپؐ کے پیچھے کھڑی رہی اور آپؐ کے کندھے پر ٹھوڑی رکھے آپؐ کے رخسار کے ساتھ رخسار ملا کر یہ کھیل دیکھتی رہی۔ آپؐ میرا بوجھ سہارے سہارے کھڑے رہے۔ یہاں تک کہ میں خود تھک گئی۔ تب فرمایا کافی ہے اب گھر چلی جاؤ۔

(صحیح بخاری۔ کتاب العیدین)

- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ایرانی ہمسایہ ایک دن آپؐ کو دعوت دینے آیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پاس تھیں آپؐ نے ان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کیا یہ بھی ساتھ آجائیں؟ اس نے نفی میں جواب دیا تو آپؐ نے فرمایا پھر مَیں بھی نہیں آتا۔ تھوڑی دیر بعد دوبارہ بلانے آیا۔ آپؐ نے پھر فرمایا میری بیوی بھی ساتھ آئے گی۔ اس نے پھر نفی میں جواب دیا تو آپؐ نے معذرت کر لی۔ تیسری بار پھر آیا۔ آپؐ نے پھر وہی سوال دہرایا کہ عائشہؓ بھی آجائیں۔ اس مرتبہ اس نے حامی بھر لی۔ اس پر آپؐ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ اس ایرانی کے گھر تشریف لے گئے اور کھانا تناول کیا۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الاطعمہ)

- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہود پر احسان فرماتے ہوئے اپنے جانی دشمن کی بیٹی حضرت صفیہ بنت حیؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے عقد میں پسند فرمایا۔ جنگ خیبر سے واپسی پر صحابہؓ نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے خود جگہ بنا رہے ہیں۔ وہ عباء جو آپؐ نے زیب تن کر رکھی تھی اُتاری اور تہہ کر کے حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیٹھنے کی جگہ پر بچھادی۔ پھر اُن کو سوار کراتے وقت اپنا گھٹنا اُن کے آگے جھکا دیا اور فرمایا اس پر پاؤں رکھ کر اونٹ پر سوار ہو جاؤ۔

(صحیح بخاری۔کتاب المغازی)

- خود حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ خیبر سے واپسی کے سفر میں مجھے اونگھ آگئی اور سر پالان کی لکڑی سے جا ٹکرایا حضور ﷺ نے بڑے پیار

سے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھ دیا اور فرمانے لگے اے لڑکی! اے حیی کی بیٹی! احتیاط، اپنا خیال رکھو۔ پھر جب ایک جگہ پڑاؤ کیا تو میرے ساتھ بہت محبت بھری باتیں کیں اور خیبر پر مجبوراً جوابی حملہ کی وضاحت کی مَیں آنحضرت ﷺ کے پاس سے اٹھی تو آپؐ کی محبت میرے دل میں رچ بس چکی تھی۔

(مجمع الزوائد میثمی۔ جلد9، صفحہ15)

- یہ بیویوں کی دلداری ہی تھی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک خاص شہد کی بُو کی شکایت پر آپؐ نے یہ ارادہ فرمالیا کہ اب میں کبھی شہد کا شربت نہ پیوں گا۔

(صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر)

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی کہ:

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ؕ

(سورۃ تحریم2:66)

ترجمہ: اے نبی ﷺ محض اپنی بیویوں کی رضامندی کی خاطر اللہ کی حلال کردہ چیز کو کیوں حرام کرتے ہو۔

- ایک دن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا گھر میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ تیز تیز بول رہی تھیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے۔ اُن سے رہا نہ گیا اور اپنی بیٹی کو مارنے کے لئے آگے بڑھے کہ خدا کے رسول کے آگے اس طرح بولتی ہو۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دیکھتے ہی باپ اور بیٹی کے درمیان حائل ہوگئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں ممکنہ سزا سے بچالیا۔ تب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مسکرا کر فرمایا:

’دیکھا آج ہم نے تمہیں تمہارے ابا سے کیسے بچایا؟‘ (سنن ابوداؤد۔ کتاب الادب)

- ایک دفعہ آنحضور ﷺ فرمانے لگے کہ عائشہؓ میں تمہاری ناراضگی اور خوشی کو خوب پہچانتا ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا وہ کیسے؟ فرمایا: ’جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو تو گفتگو میں ربِّ محمدؐ کہتی ہو اور جب ناراض ہوتی ہو تو ربِّ ابراہیمؑ کہہ کر بات کرتی ہو۔‘ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جواب دیا: ہاں یا رسول اللہ! یہ تو ٹھیک ہے۔ مگر بس مَیں صرف آپؐ کا نام زبان سے ہی چھوڑتی ہوں۔‘

(صحیح بخاری۔ کتاب الادب)

- ایک دفعہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ دوڑے تو پیچھے رہ گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جیت گئیں۔ کچھ عرصہ بعد ایک بار پھر ساتھ دوڑے اس بار وہ پیچھے رہ گئیں۔ مسکرا کر فرمایا: ھذہ بتلک کہ یہ اُس کا بدلہ ہے۔

(سنن ابوداؤد۔ کتاب الجہاد)

- غزوۂ عسفان سے واپسی پر سواری کا پاؤں پھسل گیا اور آنحضرت ﷺ اور حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دونوں گر پڑے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریب تھے فوراً سواری سے اتر کر آئے اور پوچھا 'یا رسول اللہ آپؐ کو چوٹ تو نہیں آئی؟ فرمایا: 'صفیہؓ کی خبر لو۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الجہاد)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

بسا اوقات ایسا ہوتا کہ میرے ساتھ کھانا تناول کرتے ہوئے حضورؐ گوشت کی ہڈی یا بوٹی میرے ہاتھ سے لے لیتے اور بڑی محبت کے ساتھ اس جگہ منہ رکھ کر کھاتے جہاں سے مَیں نے کھایا ہوتا تھا۔ مَیں کئی دفعہ پانی پی کر برتن حضورؐ کو پکڑا دیتی تھی آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہ جگہ ڈھونڈ کر جہاں سے مَیں نے پانی پیا ہوتا تھا وہیں منہ رکھ کر پانی پیتے تھے۔

(سنن ابوداؤد۔ کتاب الطہارت)

ازواج مطہرات سے مشورے اور عمل

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اہم معاملات میں اپنی ازواج مطہرات سے مشورہ فرماتے اور اُن کے مطابق عمل بھی کرتے۔ ایسے دو واقعات یہ ہیں:

- جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؐ مقام رسالت پر فائز کئے گئے اور غارِ حرا میں حضرت جبرائیلؑ کے ذریعہ پہلی وحی نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ اس بڑے کام کی ذمہ داری کے احساس سے متفکر گھر لوٹے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سارا ماجرا بیان کیا اور اُن کے ان خوبصورت الفاظ سے تسلی پائی کہ آپؐ تو لوگوں کے بوجھ اور ذمہ داریاں خود اٹھاتے ہیں تو خدا آپؐ کو ہرگز بے سہارا نہیں چھوڑے گا۔
پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مشورے پر اُن کے چچازاد بھائی عیسائی عالم ورقہ بن نوفل سے ملنے بھی گئے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب بدءالوحی)

- صلح حدیبیہ کے موقع پر جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مستقبل پر نگاہ رکھتے ہوئے بغیر عمرہ کی ادائیگی کے حدیبیہ سے لوٹنے کا فیصلہ کیا اور صحابہؓ سے فرمایا کہ اپنے اونٹ ذبح کردو تو غم کے مارے اصحابؓ مثال بت بیٹھے رہے اور حرکت میں نہ آئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خیمہ میں تشریف لے گئے اور یہ کیفیت بیان کی۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انتہائی اعلیٰ مشورہ دیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپؐ خود قربانی کریں تو وہ سب بھی کرنے لگیں گے۔ حضورؐ نے اس مشورے پر عمل کیا اور یہ معاملہ بحسن وخوبی حل ہوگیا۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الشروط وزرقانی بحوالہ سیرت خاتم النبیین ﷺ مصنفہ قمرالانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر سہ حصص، صفحہ 770)

تربیت کا خیال

اس درجہ محبت اور حسن سلوک کے ساتھ ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قوّام کی حیثیت میں ازواج مطہرات کی تربیت کے معاملہ کو بھی نظر انداز نہ ہونے دیتے اور موقع پڑنے پر فوراً اصلاح فرماتے اور حسب ضرورت اظہار ناراضگی بھی کرتے۔ ایسے چند واقعات یہ ہیں:

- آنحضرت ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ بہت خوش قسمت ہیں وہ میاں بیوی جو کہ ایک دوسرے کو نماز اور عبادت کے لئے بیدار کرتے ہوں اور اگر ایک نہ جاگے تو دوسرا اس پر پانی کے چھینٹے پھینک کر اُسے جگائے۔

(سنن ابن ماجہ۔ اقامۃ الصلوۃ)

- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان فرمایا: حضور ﷺ رات کو نماز تہجد کی ادائیگی کے لئے اٹھتے اور عبادت کرتے تھے۔ جب طلوع فجر میں تھوڑا سا وقت باقی رہ جاتا تو مجھے بھی جگاتے اور فرماتے تم بھی دو رکعت ادا کر لو۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الصلوۃ)

- اسی طرح رمضان کے آخری عشرہ میں تو بطور خاص آپؐ خود بھی کمر ہمت کس لیتے اور بیویوں کو بھی اہتمام کے ساتھ عبادت کے لئے جگاتے تھے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الصوم)

(جاری ہے۔ باقی آئندہ)

تقریبِ شادی خانہ آبادی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم مولانا عبد السمیع خان صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا کی دختر نیک اختر محترمہ فریحہ سمیع صاحبہ کی تقریب رخصتانہ مکرم محمد سعد سلطان صاحب برینٹ فورڈ ابن مکرم منور سلطان صاحب کے ساتھ 15 / جولائی 2024ء کو ووڈ بائن بینکوئٹ ہال میں منعقد ہوئی۔ اس بابرکت موقع پر مکرم ملک لال خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے صدارت فرمائی۔ تقریب کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت سے ہوا۔ بعدہ محترم امیر صاحب نے نئے جوڑے کی شادی کی کامیابی و کامرانی کے لئے دعا کروائی۔ جس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

17 / جولائی 2024ء کو اسی ہال میں مکرم منور سلطان صاحب نے اپنے صاحبزادے مکرم محمد سعد سلطان صاحب کے ولیمہ کی تقریب کا اہتمام کیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولانا عبد الرشید انور صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے اس رشتہ کی کامیابی کے لئے دعا کروائی۔ اور مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا۔

دلہن محترمہ فریحہ سمیع صاحبہ، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت فتح دین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسل سے اور مکرم عبد الرشید خان صاحب مرحوم آف خوشاب (صدر محلہ دار العلوم وسطی ربوہ) کی پوتی ہے۔ اور دلہا مکرم محمد سعد سلطان صاحب قائد مجلس برینٹ فورڈ، مکرم چوہدری محمد حنیف صاحب مرحوم صدر ساہو والہ 132 ر۔ب سالار والا فیصل آباد کا پوتا اور مکرم چوہدری مبارک علی صاحب مرحوم درویش قادیان، ناظر امور عامہ و ناظر بیت المال قادیان کا نواسہ ہے۔

ادارہ اس خوشی و مسرت کی مبارک تقریب کے موقع پر دلہا اور دلہن کے تمام اعزا و اقارب کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے مبارک کرے اور دینی اور دنیاوی خوشیوں کا موجب بنائے۔ آمین!

*****

ذہنی صحت (Mental Health)

مکرم ڈاکٹر عمران احمد خان صاحب، آٹوواہ

صحت صرف بیماری کی عدم موجودگی کا نام نہیں بلکہ یہ روزمرہ زندگی کے تقاضوں سے بخوبی نبرد آزما ہونے کی انسانی صلاحیت اور کیفیت کا نام ہے۔

ماحول، مذہب، آگہی، جذبات، اور معاشرتی میل جول پر مبنی یہ تقاضے جسمانی اور ذہنی صحت سے وابستہ ہیں اور اچھی جسمانی اور ذہنی صحت متوازن غذا، ورزش، سکون، اور نیند پر منحصر ہے۔

میڈیکل کے شعبے میں ہونے والی حیرت انگیز ترقی کے سبب اوسط انسانی عمر میں تو اضافہ ہوا ہے لیکن مادہ پرستی اور خلافِ فطرت رویوں کی وجہ سے آج دنیا کو روز افزوں ذہنی خلفشار کا چیلنج درپیش ہے۔

کینیڈا میں ہر دو میں سے ایک فرد 40 سال کی عمر سے پہلے ذہنی دباؤ کا شکار ہوتا ہے، جس سے اس کے کام کرنے کی صلاحیت اور نتیجۃً ملکی معیشت بھی متاثر ہوتی ہے۔ کینیڈا میں روزانہ اوسطاً 11 افراد خودکشی کر لیتے ہیں۔

ذہنی اور نفسیاتی بیماریوں کو سمجھنے کے لئے ان کا عمومی خاکہ اور چند اصطلاحات کا جاننا ضروری ہے۔

ان بیماریوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

1. Organic (آرگینک) یا Structural (سٹرکچرل)
ان میں دماغ یا جسم میں موجود عضوی نقائص کی نشاندہی ہوسکتی ہے جو اس کا سبب بن سکتے ہیں۔

2. Functional : (فنکشنل)
ان میں کسی عضوی نقص کی نشاندہی نہیں ہوسکتی بلکہ موڈ، جذبات، یا محسوسات بگڑی ہوئی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔

پہلے حصے کی مثال Dementia (ڈی مینشیا) ہے۔ اس میں پہلے سے حاصل شدہ ذہنی صلاحیتیں درجہ بدرجہ متاثر ہوتی ہیں۔ اگر یہ بڑھاپے میں بھولنے کی شکل میں ہو تو اسے Senile Dementia کہتے ہیں۔

Alzheimer جسے Prensenile dementia بھی کہتے ہیں، ادھیڑ عمر میں ظاہر ہوتی ہے اور اس کی وجوہات میں موروثیت اور جینز کے نقائص جیسے عوامل بھی کار فرما ہوسکتے ہیں۔

اگر سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں کے بگاڑ کا اظہار فوری نوعیت کا ہو تو اسے Acute Confusional State کا نام دیتے ہیں اور اس میں مریض بے ہوشی میں بھی جا سکتا ہے۔ ہذیان یا Delirium یعنی ذہنی خلفشار میں اول احمقانہ باتیں کرنا یا بے مقصد بولنا بھی اس کی علامت ہوسکتی ہے۔ مندرجہ بالا صورتوں میں ماسوا بڑھاپے کے بھولنے کے، جسم میں کسی اور بیماری کی موجودگی کا امکان تلاش کرنا چاہئے۔

دوسرے حصہ کی دو اقسام ہیں۔

1. Psychosis : جس میں کہ مریض اپنی بیماری کا ادراک نہیں رکھتا اس کی مثال Schizophrenia ہے۔ نفسیاتی بیماریوں میں یہ سب سے سنگین نوعیت کی ہے۔ اس کی علامات درج ذیل ہوسکتی ہیں۔

- Delusions : ایسے یقین کا اظہار جو اس کے ماحول تعلیم اور کلچر کے پس منظر کے مطابق نہ ہو۔
- Paranoid Delusion : فکرمندی پر مبنی غیر حقیقی یقین کو کہتے ہیں۔
- Illusions : ماحول میں حقیقی طور پر موجود چیزوں کا غیر حقیقی احساس جیسے کسی آواز کا کم یا اونچا سننا یا کسی چیز کا بڑا یا چھوٹا نظر آنا وغیرہ۔
- Hallucinations : ماحول میں غیر موجود چیزوں کو دیکھنے سننے یا چھونے کی شکل میں محسوس کرنا، شامل ہیں۔

2. Neurosis : اس میں Mood Disorders (موڈ ڈس آرڈز) آتے ہیں۔ ایسے افراد اچانک بہت خوش یا بہت اداس ہو جاتے ہیں۔ آج کے طرز زندگی سے جڑے یہ مسائل ہمارا آج کا موضوع ہیں۔

- ڈپریشن یا مایوسی اور Mania (مینیا) جسے دوسروں کو نقصان پہنچانے والی کیفیت یا عرف عام میں پاگل پن کہا جاتا ہے۔ یہ کیفیات بار بار عود کر کے بھی آسکتی ہیں۔ اگر اس کا لوٹنا ہر بار ڈپریشن، ذہنی دباؤ کی شکل میں ہو تو اسے Unipolar (یونی پولر) اور اگر دونوں مینیا اور ڈپریشن کی شکل اختیار کرے تو اسے Bipolar (بائی پولر) کا نام دیتے ہیں۔ ڈپریشن یعنی ذہنی

دباؤ کے مریضوں میں خودکشی کا رجحان سب سے زیادہ ہوتا ہے۔

- Anxiety (انگزائٹی) یا پریشانی ۔بے چینی، اضطراب ، بے کلی، دباؤ کو برداشت کرنے کی کم تر صلاحیت کا نام ہے۔
- Panic Disorder (پینک ڈس آرڈر) : شدید پریشانی کی کیفیت کا بار بار عود کر آنا۔
- Phobias (فوبیاز) : یعنی خوف، وحشت، گھبراہٹ وغیرہ۔
  - Agoraphobia : کھلی جگہ سے گھبرانا
  - Claustraphobia : بند جگہ کا خوف
  - Social phobia ; پبلک میں جانے سے یا کھانے سے جھجکنا
- Hypochondriasis : بیماری کا خوف۔ایسا عموماً ڈپریشن یا انگزائٹی میں ہوتا ہے لیکن اس کے بغیر بھی ہوسکتا ہے۔
- Obsessive Compulsive Disorder : نہ چاہنے کے باوجود کسی سوچ یا خیال یا وہم کا ذہن سے نہ نکلنا جیسا کہ بار بار ہاتھ دھونا۔
- Hysteria : اعصابی بگاڑ کی ایسی علامات جو غیر حل شدہ نفسیاتی الجھنوں سے نمٹنے کے لیے اپنے آپ کو حالات کے مطابق ڈھال لینے کی صلاحیت نہ ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔یہ علامات ایسی ہوتی ہیں جو کسی اور جسمانی بیماری سے مطابقت نہ رکھتی ہوں۔

متفرق

(الف)

Personality Disorders (پرسنلٹی ڈس آرڈر) معاشرے کے نارمل افراد میں پائی جانے والی عادات کی غیر حقیقی شدت میں موجودگی ظاہر کرتے ہیں۔ ایسے افراد عموماً معاشرے کے محروم طبقات سے ہوتے ہیں اور بچپن میں جسمانی اور ذہنی بدسلوکی کا شکار ہوئے ہوتے ہیں۔شخصیت کا یہ پہلو مستقل اور ناقابل واپسی ہوتا ہے۔

- Psychopaths : اینٹی سوشل یا جرائم پر منتج رویے رکھتے ہیں۔
- Paranoid Personality : ایسے افراد تنقید یا شرمندگی برداشت نہیں کر سکتے، اس کا الزام دوسروں پر دیتے ہیں اور اپنا دفاع بزور بازو کرتے ہیں۔
- Dependant Personality : فیصلہ نہ کر سکنے اور مسلسل کسی کی مدد کے متلاشی یا طفیلی افراد۔
- Obsessional Personality : وہمی حضرات۔
- Schizoid Personality : معاشرے میں گھلنے ملنے میں جھجک یا خوف محسوس کرنے والے افراد۔

(ب)

الکوحل اور ڈرگز یعنی نشہ ۔ بھنگ ، چرس ، حشیش ، گانجہ وغیرہ کی لت جیسا کہ Cannabis (کینابس) نشہ آور ادویات کا استعمال۔

(ج)

کھانے کی عادات میں عدم توازن جیسا کہ

- Anorexia Nervosa کھانا پینا کم یا ترک کر دینا اور سوکھ کر کانٹا ہو جانا۔
- کم کھانے کی عادت کے دوران ہفتہ میں ایک دو بار بے تکا یا زیادہ کھانے کے دورانیے اور الٹی سے اُسے نکالنے کی کوشش کرنا۔اس میں مریض کا وزن برقرار رہتا ہے۔

(د)

اپنی جنس تبدیل کرنے کی خواہش پیدا ہونا۔میڈیکل کی کتابوں میں اسے بھی ایک نفسیاتی الجھن قرار دیا گیا ہے اور دواؤں اور سرجری سے اسے ممکن بنانا اس کے علاج کے طور پر بیان ہوا ہے۔

اس تعارف کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ نفسیاتی بیماریوں کا بڑا حصہ جذبات اور احساسات کی بگڑی ہوئی شکل پر مشتمل ہے اور مایوسی اور ذہنی دباؤ کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔اس کی وجوہات ماحول اور درپیش حالات میں تلاش کی جاسکتی ہیں جیسا کہ غیر متوقع صورت حال کا سامنا، سیلاب، حادثہ، دہشت گردی، ہجرت، تنہائی، کسی عزیز کی وفات یا تعلق ٹوٹ جانا، دنیا کی حرص اور تیزی سے بدلتی دنیا کا ساتھ نہ چل پانا وغیرہ۔

جسمانی ضروریات محدود ہیں لیکن ذہنی ضروریات لامحدود ہیں اور مادی خواہشات کا روپ دھار چکی ہیں۔ان سے اپنی پیدائش کے مقصد اور فطرت کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہو کر ہی نمٹا جا سکتا ہے۔

ذہنی صحت سے متعلق خبردار کرنے والی کچھ علامات

- اگر آپ بار بار الجھ پڑتے ہیں۔
- اگر آپ کو بات بات پر غصہ آتا ہے۔
- اگر آپ مخاطب کو بار بار روکتے ہیں یا ٹوکتے ہیں۔
- اگر آپ Judgmental یا منفی تنقید یا تجسس کرنے والوں میں سے ہیں۔
- اگر آپ کو زیادہ بولنے کی عادت ہے۔اچھے سننے والے بنیں، یہ مت سوچیں کہ اگلے نے جو بات کی ہے اس کے پیچھے جو کہانی چل رہی ہے اور مجھے اس کا پتہ ہے۔

سب فیملی ممبرز، گھر کے افراد، دن میں ایک بار کچھ وقت نکال کر آپس میں بات کریں اور جب کوئی بات کر رہا ہو تو بغیر ٹوکے اس کی بات کو بڑی توجہ سے سنیں۔

- اگر کوئی کام آپ کی مرضی کے مطابق نہیں ہو رہا تو بزور بازو اپنی نہ منوائیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے دعوت دینا آپ کا اور ہدایت دینا میرا کام ہے۔
- فطرت سے ہم آہنگ ہو کر چلنے کی کوشش کریں۔
- صبح جلدی اٹھنے اور رات کو جلدی سونے کی عادت اپنائیں۔
- کچھ وقت باہر سورج کی روشنی میں گذاریں۔
- ورزش کو اپنا معمول بنائیں، باقاعدگی سے واک کریں یعنی پیدل چلیں۔
- رہن سہن میں سادگی اپنائیں۔
- کھانے پینے میں کیا جانے والا کوئی بھی اسراف کسی کی حق تلفی کی نشاندہی کرتا ہے۔
- یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ دولت زندگی نہیں ہے، اس کا ایک وسیلہ ہے، اور وسیلہ کی اہمیت ہمیشہ دوسرے درجہ کی ہوتی ہے۔
- اپنے رویوں میں میانہ روی اختیار کریں۔
- سائنسی ایجادات کی افادیت سے انکار نہیں لیکن موبائل فون کا بے جا استعمال بے اطمینانی کا باعث بن رہا ہے۔ رات کو موبائل فون ہرگز نہ دیکھیں۔
- بے سکونی کے اس احساس کو اجاگر کرنے کے لیے آئس لینڈ کی حکومت نے ایسے چنیدہ افراد کے لیے جو ایک ماہ کے لیے موبائل فون کا استعمال ترک کریں گے 10 ہزار ڈالر کا انعام مقرر کیا ہے۔
- کوئی ناگوار بات سنیں تو اس کے بارہ میں سوچنے کی بجائے اسے نظرانداز کریں۔
- ہم صرف ان چیزوں کے اسیر ہو کر رہ گئے ہیں جو ناپی، گنی اور تولی جا سکتی ہیں۔ ہمارا اثاثہ تو فقر ہے کہ یہ ہمیں محرومی کے احساس سے نجات دلاتا ہے۔ اپنی حیثیت سے کم تر رہنے سے انسان سکھی رہتا ہے اور ضرورت مندوں کے کام آنے کے بھی قابل بناتا ہے۔
- یاد رکھیں اپنی پیدائش کے مقصد پر غور و فکر کرنا یہ صاحب عقل لوگوں کا شیوہ ہے۔
- صبر و تحمل کا دامن نہیں چھوڑنا چاہئے۔ یاد رکھیں کہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔
- جو شخص اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی نعمتوں کو اور بڑھا دیتا ہے۔ اسی طرح ان کی بے اطمینانی کو سکون میں بدل دیتا ہے۔
- یاد رکھیں کہ دلوں کو سکون ذکر الٰہی سے ملتا ہے۔
- ہم نے اپنی زندگی میں دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والوں کو اطمینان کی دولت سے مالا مال پایا۔
- آخرت کے بہتر اور ہمیشہ رہنے پر کامل یقین رکھنے والے مامورین من اللہ اپنی تمام تر لذات اپنے خدا میں پاتے ہیں۔
- ایک دوسرے پر سبقت لے جانے والی تمنائیں اور رزق خاک ہو جانے والے قافلہ رنگ و بو کی یہ دنیاوی متاع ایک دھوکے کا سامان ہی تو ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں سکون نصیب کرے اور آنے والی بیماریوں پریشانیوں اور آفات سے محفوظ رکھے۔ آمین!

*****

درود شریف کی برکات

ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ درود شریف کے پڑھنے میں یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں ایک زمانہ تک مجھے بہت استغراق رہا کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں وہ بجز وسیلہ نبی کریم کے مل نہیں سکتیں جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے: وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ (المائدہ:36) تب ایک مدت کے بعد کشفی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو سقے یعنی ماشکی آئے اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راہ سے میرے گھر میں داخل ہوئے ہیں اور اُن کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں هٰذَا بِمَا صَلَّيْتَ عَلٰى مُحَمَّدٍ۔ (یعنی یہ اسی وجہ سے ہے جو تم نے محمد ﷺ پر درود بھیجا)۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22، صفحہ 131، حاشیہ)

مسجد بیت الاسلام میں کینیڈا ڈے کی تقریبات

رپورٹ نمائندہ خصوصی: مکرم محمد اکرم یوسف صاحب

کینیڈا ڈے اس تاریخی دن کی نشاندہی کرتا ہے جب کینیڈین شہری اس بات پر سوچ بچار کرتے ہیں کہ وہ بحیثیت کینیڈین ہمارے کیا حقوق و فرائض ہیں۔ آج سے 157 سال قبل یکم جولائی 1867ء کو شمالی امریکہ کے اس خطہ زمین پر کانسٹی ٹیوشن ایکٹ کے ذریعہ کینیڈا کا قیام عمل میں لایا گیا۔ 20؍جون 1868ء کو گورنر جنرل لارڈ مونک (Sir Charles Stanley Monck, 1819-1844) نے ایک اعلان عام پر دستخط کر کے کینیڈا میں تمام سرکاری اور غیر سرکاری اداروں کو یکم جولائی سے اس تاریخی دن کو منانے کا فیصلہ سنا دیا۔

جماعت احمدیہ کینیڈا بھی گزشتہ نصف صدی سے اپنے منفرد انداز میں کینیڈا ڈے کی تقریبات میں حصہ لیتی ہے۔ تمام مساجد اور نمازوں کے مراکز اس دن کی آمد پر سجائے اور سنوارے جاتے ہیں، بچے اور بڑے خواتین وحضرات اس دن کو خوش آمدید کہنے کے لئے اپنے تئیں تیار ہوتے ہیں، اپنے سینوں پر سرخ پرچم سجاتے ہیں اور اپنی مساجد اور ملحقہ سبزہ زاروں میں مختلف رنگ بکھیر دیتے ہیں۔

امسال کینیڈا ڈے کے موقع پر یہاں مسجد بیت الاسلام میں پیس ویلج اور وان شہر کی جماعتوں نے مل کر اپنے کشادہ میدانوں میں بہت سی کھیلوں کی دلچسپیوں کے ساتھ ساتھ ثقافتی پروگرام بھی ترتیب دیا ہوا تھا۔ مقررہ وقت کے مطابق اڑھائی بجے سہ پہر جین اسٹریٹ پر پرانے مشن ہاؤس، جو آج کل جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طلبا کی قیام گاہ ہے، کے سامنے والے سبزہ زار حصہ میں مقامی جماعتوں کے احباب کے علاوہ بڑی تعداد میں معزز مہمان اور سرکاری عہدیدار بھی موجود تھے، وہاں اس تقریب کا انتظام کیا گیا۔

تقریب کا آغاز تلاوت قران کریم سے ہوا۔ عزیزم حافظ ریحان چیمہ نے سورۃ البقرہ کی آیات نمبر 147۔149 کی تلاوت پیش کی۔ آیات کا انگریزی ترجمہ عزیزم جواد احمد اور فرنچ ترجمہ عزیزم منادی احمد انور نے پڑھ کر سنایا۔ جس کے بعد مکرم عادل محمود ملک صاحب ناظم تقریب کینیڈا ڈے نے وان کے زمینی حقوق کو تسلیم کرتے ہوئے قدیم آبادیوں کی شکر گزاری کے لئے Land Acknowledgement کا مسودہ پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد سرخ و سفید ملبوسات پہنے ہوئے ننھے بچے اور بچیوں نے اپنے بھرپور جوش اور جذبہ سے کینیڈا کا قومی ترانہ سنایا۔ تمام حاضرین اور خاص طور پر بچوں کے والدین، بچوں کے جذبہ حب الوطنی سے پھولے نہیں سما رہے تھے۔

قومی ترانہ کے بعد ننھی لائبہ نائمہ عباسی نے ”کینیڈا۔ ایک آزاد قوم۔ اس کی ہمدردی اور اتحاد“ کے موضوع پر تقریر کی۔ انہوں نے اپنے مختصر سے خطاب میں بتایا کہ کینیڈا مجھے اس لئے پسند ہے کہ یہاں ہمیں مکمل آزادی ہے۔ کینیڈا میں اس بات کو یقینی بنایا جاتا ہے کہ یہاں سب لوگ خوشی سے محفوظ زندگی گزاریں، کینیڈا میں دنیا کے تمام اطراف سے لوگ آ کر سکونت اختیار کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کینیڈا کے افراد بھی اپنے عقیدہ کے مطابق آزادی سے زندگی گزار سکتے ہیں۔ کینیڈا میں سینکڑوں قومیں آباد ہیں۔ کینیڈین بہت ہمدرد، خیرخواہ، ہمسائیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے ہیں اور ضرورت میں دوسروں کے کام آتے ہیں۔

وہ ہمارے ہیومینٹی فرسٹ کے پروگراموں کو بھی بہت پسند کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی طرح قومی اتحاد ان کا نعرہ بھی ہے اور وہ دوسروں کے عقائد اور آراء کی قدر کرتے ہیں۔ وہ آزادی کو پسند کرتے ہیں۔ ان کے ہاں ہر فرد کے عقائد کی قدر کی جاتی ہے۔ Love for all hatred for none کا نعرہ انہیں بھی اتنا ہی عزیز ہے جتنا احمدیہ جماعت کو ہے۔

اس کے بعد خدام الاحمدیہ کینیڈا کی نمائندگی کرتے ہوئے عزیزم افروز رسول نے ”کینیڈا کو مضبوط تر بنانے کے لئے آزادی، ایمان اور باہمی ہمدردی“ کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ کینیڈا ہمیشہ سے میرا گھر رہا ہے اور وان شہر میں اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ بڑا ہوا ہوں، چاہے ہم یہاں پیدا ہوئے ہوں یا ہم نے یہاں ہوش سنبھالا ہو، ہمارے تجربات ایک سے ہیں۔ ہم اس ملک میں ایک سے حالات سے گزر رہے ہیں۔ اچھی زندگی گزارنا، سکول اور کام، کچھ بہت اچھے دن ہوتے ہیں اور کچھ نسبتاً کم اچھے۔ جو چیز ہمیں متحد رکھتی ہے وہ ہماری آزادی ہے جس کا ہم لطف اٹھاتے ہیں۔ کام کی آزادی، تعلیم کی آزادی، عبادت کی آزادی۔ ہمیں اپنی رائے کے اظہار کی آزادی ہے اور ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم کسی کو نقصان نہیں پہنچاتے اور کوئی ہمیں آزار نہیں دیتا۔ میں خوش قسمت ہوں کہ مسجد بیت الاسلام میں خدمت خلق کا کام کرسکتا ہوں۔ مذہب کی یہ آزادی ایک موقع ہے جو میرے ایمان کو مضبوط رکھتا ہے۔ یکم جولائی ہماری آزادی کی صحیح معنوں میں نمائندگی کرتا ہے۔ کچھ لوگ یکم جولائی کو BBQ سے لطف اندوز ہوتے ہیں، کچھ آتش بازی کی کھیلوں میں مشغول ہوجاتے اور کچھ کاٹیج کی طرف نکل جاتے ہیں۔ لیکن میرے لئے اس روز مسجد کی تقریب بہت اہمیت رکھتی ہے اور میں یہاں بہت لطف اٹھاتا ہوں۔ کینیڈا ڈے مختلف گروہوں کو جمع کرنے کے لئے بڑا جذبہ پیدا کرتا ہے۔

شامل ہونے والے مہمانوں میں سے چیدہ چیدہ معززین نے حاضرین سے خطاب کیا۔ مسجد بیت الاسلام میں اکثر مہمان جانے پہچانے ہوتے ہیں اور دوستانہ ماحول میں گھل مل کر کینیڈا ڈے کی اس تقریب میں شریک ہوتے اور ملکی تعمیر و ترقی میں جماعت احمدیہ کے

جذبہ حب الوطنی کو سراہتے ہیں۔اس سال تشریف لانے والے مہمانوں کا تعارف کرواتے ہوئے سب سے پہلے وان شہر کے میئر His worship Steven Del Duca اور ان کی ٹیم کو اسٹیج پر آنے کی دعوت دی گئی۔ آپ کے خطاب کے بعد سابقہ صوبائی وزیر تعلیم اور موجودہ صوبائی وزیر توانائی Hon. Stephen Lecce نے بچوں اور بڑوں سے خطاب کیا۔ آپ کے بعد مقامی ممبر پارلیمنٹ Hon. Anna Roberts نے بھی مختصر خطاب کیا۔معزز مہمانوں میں مندرجہ ذیل شامل تھے:

Steven Del Duca
Mayor of City of Vaughan

Linda Jackson
Deputy Mayor City of Vaughan

Mario Ferri
Regional Councilor

Marilyn Iafrate
Councilor Ward 1

Hon. Anna Roberts
MP - Vaughan and King

Hon. Stephen Lecce
MPP - Vaughan and King

Representative from Franceso Sorbara (MP - Woodbridge) office

محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

Nadeem Mahmood
Public School Board Trustee York Region

محترم ملک لال خان صاحب
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کا خطاب

آخر میں محترم امیر صاحب کینیڈا نے اپنے خطاب کا آغاز السلام علیکم ورحمۃ اللہ کی دعا کے ساتھ کیا۔ آپ نے کینیڈا ڈے کی مناسبت سے تمام حاضرین کو مبارک باد کا تحفہ پیش کیا۔آپ نے بتایا کہ ننھی لائبہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ کینیڈا میں سب لوگوں کو خوش آمدید کہا جاتا ہے۔ اس لئے میں بھی دنیا بھر کے لوگوں کو کینیڈا میں خوش آمدید کہتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ آپ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی پناہ اور رحمتوں کے سائے میں رہیں۔

کینیڈا ڈے کے پُرمسرت موقع پر ایک باعثِ فخر مسلمان اور شکر گزار کینیڈین کی حیثیت سے میں اس عظیم قوم کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جسے ہم اپنا گھر کہتے ہیں آج ہم اور آپ مل کر کینیڈا کی اس خوبصورت سرزمین کے ہمیشہ شکر گزار ہیں جس نے ہمیں گلے لگایا۔ کینیڈا کا تنوع، وسیع زمینی مناظر اور حد سے زیادہ مواقع ہر طرف بلا روک ٹوک ہمیں مہیا ہیں۔

آپ نے اسلامی تعلیمات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اسلام نے اپنے ایسے دوستوں کی قدر و منزلت کی تعلیم دی ہے جنھوں نے ہمارے ساتھ ہمدردی اور محبت کا سلوک کیا ہے۔ کینیڈا نے ہمیں بلا روک ٹوک ہمیں اپنے عقائد کو اپنانے اور دوسروں تک کھلم کھلا پیش کرنے کی آزادی دی ہوئی ہے۔ کینیڈا کی حکومت نے آزادی رائے کا عہد کر رکھا ہے۔ میں ان تمام خدمات کے لئے آج کینیڈا کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔

آخر میں آپ نے اجتماعی دعا سے پہلے تمام مسلم اقوام خاص طور پر غزہ اور فلسطینیوں پر ہونے والے مظالم کا ذکر کیا اور امن پسند ممالک سے مدد کی اپیل کی۔ اور ایک بار پھر اہلیان کینیڈا کی تمام محبتوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور مہمانوں کے ساتھ مل کر کینیڈا زندہ باد کے نعرے بلند کئے۔

*****

محترمہ امۃ الحفیظ حسین صاحبہ

محترمہ امۃ الرفیق طاہرہ صاحبہ سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا

آج میں نے ایک بہت ہی پیاری ہستی کے بارہ میں کچھ لکھنا شروع کیا ہے جن کا نام محترمہ امۃ الحفیظ حسین صاحبہ تھا۔ ان کا تصور کرتے ہی ایک بے نفس، بہت ہی محبت کرنے والی ہستی ذہن میں آتی ہے جن کے چہرے پر ہمیشہ مسکراہٹ کھیلتی رہتی۔ آپ ہر ایک سے بہت پیار سے ملتیں، اسی وجہ سے سب کو آپ سے ایک اپنائیت محسوس ہوتی تھی۔

آپ 7/ اکتوبر 1932ء میں پیدا ہوئیں۔ برصغیر کی تقسیم کے فوراً بعد چھوٹی عمر میں آپ کی شادی مکرم کیپٹن ملک خادم حسین صاحب سے ہوگئی۔ ملک صاحب کے پہلی بیوی سے چار بچے تھے۔ جن کو آپ نے نہایت محبت سے پالا، پڑھایا، اور بہترین تعلیم و تربیت کر کے ان کی شادیاں کیں اور کبھی کسی گھبراہٹ یا پریشانی کا اظہار نہ کیا۔ ان میں سے تین بیٹے ملک اختر حسین، ملک مظہر حسین اور ملک ریاض حسین وفات پا چکے ہیں اور بیٹی محترمہ فضیلت منیر صاحبہ جرمنی میں مقیم ہیں۔ وہ ہمیشہ اس بات کی تعریف کرتی ہیں کہ محترمہ خالہ جان نے انہیں بہت محبت سے پالا، ہر طرح خیال رکھا، انہیں خلافت سے وابستہ رکھا اور پھر شادی کے فرائض ادا کئے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار بچوں سے نوازا جن کے نام یہ ہیں۔

ملک افضل حسین صاحب۔ امریکہ

ملک امجد حسین صاحب۔ (وفات پا چکے ہیں)

راحت ملک صاحبہ (وفات پا چکی ہیں)

عصمت منور شاد صاحبہ۔ ملٹن ایسٹ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو یہ سعادت بھی حاصل ہوئی کہ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی والدہ ماجدہ محترمہ آپا ناصرہ بیگم صاحبہؓ کے ساتھ ایک طویل عرصہ تک خدمات بجالاتی رہیں۔ خاص طور پر نمائش کے شعبہ میں سلائی، کڑھائی، نٹنگ میں ان تھک خدمت کی۔ اور نمائش کی اشیاء فروخت کر کے جماعت کے لئے ہر سال ایک بڑی رقم کا انتظام کرتی رہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو اپنے فضل سے قبول فرمائے، آمین!

1953ء میں دارالرحمت میں جنرل سیکرٹری اور 1958ء میں لجنہ مرکزیہ میں سیکرٹری تربیت کی خدمت کی توفیق پائی۔

جلسے کے دنوں میں سسرال اور میکے ہر طرف سے مہمان آتے اور مہینہ مہینہ رہتے۔ لیکن ہر ایک کی مہمان نوازی جی جان سے کرتیں۔ اس وقت گھروں میں تیل کے چولہے ہوتے تھے۔ آپ انہی تیل کے چولہوں پر سب کے لئے پراٹھے بناتیں اور نہایت خوش دلی سے سب کی مہمان نوازی کرتیں۔

اگرچہ آپ کو سر درد بہت رہتا تھا۔ مائیگرین کی شکایت رہتی تھی۔ لیکن مہمان نوازی میں کمی نہ آنے دیتیں اور سر پہ پٹی باندھے ہر کسی کا خیال رکھتیں تھیں۔

آپ کے شوہر محترم کیپٹن خادم حسین مرحوم شیعہ مسلک سے تعلق رکھتے تھے بعد میں احمدی ہوئے تھے۔ اور پھر اپنی ساری زندگی جماعت کے لئے وقف کر دی۔ ربوہ کے بارہ میں پہلی تاریخی کتاب انہوں نے ہی لکھی تھی۔ اچھے شاعر بھی تھے۔

اپنے جوان بیٹے امجد حسین ملک کی وفات کو بھی بہت صبر سے برداشت کیا اور ایک بہت دلگداز نظم بھی اپنے بیٹے کے لئے لکھی۔ جو آج بھی ان کے کتبہ پر لکھی ہے۔

1978ء میں آپ نے اپنے میاں کی بیماری میں ان کی دن رات خدمت کی۔ جب وفات ہوگئی تو اس کے بعد لمبا عرصہ بیوگی کا بہت عزت اور وقار سے گزارا۔

1979ء میں کینیڈا آ گئیں۔ یہاں آ کر بھی مختلف جماعتی کاموں میں خود کو مصروف رکھا۔ مالی قربانی میں پیش پیش تھیں۔ جب اپنی پینشن لینے جاتیں تو واپسی پر سارا راستہ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے آتیں پھر گھر آ کر سب سے پہلے اپنا چندہ ادا کرتیں، پھر دوسرے اخراجات پورے کرتیں۔ چندہ کے علاوہ اپنی وفات تک خفیہ طریقہ سے مستحق لوگوں کی مالی امداد بھی کرتیں تھیں۔ آپ کی ایک بہت خوبصورت ادا یہ تھی کہ آپ تھوڑا ہو یا زیادہ، ہر مدّ میں چندہ ضرور دیتیں۔

جب کینیڈا میں پہلی مسجد 'بیت الاسلام' کی تعمیر شروع ہوئی تو آپ نے بھی مختلف طریقوں سے چندہ کی ادائیگی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے کینیڈا لجنہ کی بطور صدر خدمت کی توفیق مل رہی تھی۔ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی اجازت اور دعا سے مینا بازار سے حاصل ہونے والی ساری رقم لجنہ کینیڈا مسجد فنڈ کے لئے دے دیتی تھی۔ آپ نے اس موقع پر اپنی اعلیٰ صلاحیتوں کو استعمال کیا اور بہت سی خوبصورت چیزیں بنا کر پیش کیں جن کو بیچ کر حاصل ہونے والی رقم مسجد کی تعمیر کے لئے دے دی۔ اس موقع پر آپ کی صنعت و دستکاری کی صلاحیتیں بہت کام آئیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، آمین!

آپ نے میرے ساتھ کئی سال تک نیشنل عاملہ میں اعزازی ممبر کے طور پر کام کیا اور آپ کے مفید مشوروں سے ہم نے بہت فائدہ اٹھایا۔آپ کی اچھی رائے کے پیش نظر جب میں نے لجنہ کی تاریخ لکھنے کا سوچا اور ایک کمیٹی بنائی تو آپ کو بھی بحیثیت ممبر اس میں شامل کیا۔ جب بھی ہماری میٹنگ ہوتی،آپ بہت اچھے مشورے دیتیں جن کی میرے دل میں بہت قدر ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے، آمین!

آپ کی لکھائی بہت خوبصورت اور صاف تھی۔جب ابھی کمپیوٹر نہیں آیا تھا اور ہاتھ سے لکھنا ہوتا تھا، اس وقت لجنہ کے رسالہ 'النّساء' کی کتابت کا کام بھی آپ نے کافی دیر تک کیا اور آپ کے ہاتھ سے لکھے ہوئے 'النساء' ہمارے ریکارڈ میں موجود ہیں، جو آپ کی یاد دلاتے ہیں۔آپ بہت سجا سنوار کر کتابت کرتیں۔ پھر ہم نے 'سرخاب' پروگرام خریدا اور 'بیت مریم' کے کمپیوٹر میں لوڈ کر دیا اور لڑکیوں کی ایک ٹیم بنا کر ان کو ٹریننگ دی تا کہ لجنہ اپنے کام خود کرنے قابل ہو جائے۔ اس طرح بننے والی ٹیم نے جلد ہی اپنا کام سنبھال لیا، الحمدللہ۔

فارغ بیٹھنا آپ کو پسند نہ تھا۔ آپ اپنے آپ کو ہمیشہ مصروف رکھنے کی کوشش کرتیں اور کسی نہ کسی کام میں خود کو مصروف رکھتیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ادبی صلاحیت سے بھی نوازا تھا۔آپ شاعری بھی کرتی تھیں مگر اس شاعری کو کسی کو دکھاتی نہیں تھیں اور اپنے تک محدود رکھتی تھیں۔یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ شعر و شاعری کے ذریعہ اپنے غم اور دکھ کا اظہار کر کے سکون محسوس کرتی تھیں۔ اپنے بیٹے امجد ملک کو بہت یاد کرتی تھیں کیونکہ وہ جوانی میں اس جہان سے رخصت ہو گئے تھے۔آپ نے ان کی وفات پر بہت صبر سے کام لیا اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہیں مگر اپنے غم اور جذبات کا اظہار ہر سال اس کی وفات کے دن ایک نظم بنا کر کرتیں اور اسے اپنی ڈائری میں لکھ دیتیں۔ اسی طرح جب آپ کی بیٹی راحت ملک صاحبہ کی وفات ہوئی تو مجھے یاد ہے کہ آپ نے بہت صبر اور حوصلہ سے کام لیا۔ آپ کی بیٹی راحت ملک صاحبہ، مارکھم حلقہ کی صدر اور خدمت دین کرنے والی بہت پیاری ہستی تھیں۔ ہماری محفلوں کی رونق اور باغ و بہار شخصیت کی مالک تھیں۔ لجنہ اماء اللہ کینیڈا کے لئے بھی یہ بہت بڑا صدمہ تھا۔ ان کی زندہ دلی اور خوش مزاجی ہمیں کبھی نہیں بھول سکتی۔اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے، آمین!محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ ان کو بھی بہت یاد کرتیں اور ان کے بچپن کی یادوں کو بھی اشعار کے قالب میں ڈھال کر اپنی ڈائری کی زینت بنا دیتیں۔ ان کی بہت سی ڈائریاں ان کی یادگار ہیں۔

آپ کے ادبی ذوق کا اظہار اس سے بھی ہوتا ہے کہ آپ کو بے شمار اشعار یاد تھے۔جب کبھی خود بیت بازی میں حصہ لیا، سب کو پیچھے چھوڑ دیا۔آپ نے احمدیہ ابوڈآف پیس میں رہنے والی بہت سی بچیوں کو بیت بازی کی تیاری کروائی اور مشکل حروف پر ختم ہونے والے اشعار یاد کروائے تا کہ وہ اچھا مقابلہ کر سکیں۔احمدیہ ابوڈ آف پیس میں 21 سال تک قیام رہا اور اس عرصہ میں بہت سی بچیوں کو قرآن مجید بھی پڑھایا۔ پاکستان میں بھی بچوں کو قرآن مجید پڑھانے کی سعادت ملی،جو آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔

مردوں کی طرف سے نیشنل لیول اور لوکل سیکرٹری مال کی طرف سے رسید بک کی آڈٹ اپنے ہاتھ سے کرتی تھیں کیونکہ اس وقت یہ کام کمپیوٹر کے ذریعہ نہیں ہوتے تھے اور کافی محنت طلب کام تھے۔

خلافت سے جنون کی حد تک محبت کرتیں اور اپنے بچوں کو بھی اس کی تلقین کرتیں۔ بچوں کے لئے بہت دعائیں کرنے والی، عاجزی، انکساری اور محبت کرنے والی تھیں۔اسی طرح مہمان نوازی کا عنصر آپ میں بدرجۂ اتم موجود تھا۔ مجھے جب بھی ان کے ہاں احمدیہ ابوڈآف پیس میں جانے کا موقع ملا، منع کرنے کے باوجود بہت پیار اور محبت سے خاطر تواضع کرتیں۔آپ اپنے گھر کو بہت صاف رکھتیں۔آپ کا کچن، سٹوو اور سب چیزیں بہت صاف ستھری اور سلیقہ سے رکھی ہوتیں۔

بہت سی خوبیوں سے آراستہ بے ضرر وجود رکھتی تھیں۔طبیعت میں خوش مزاجی تھی۔آپ کی صحبت میں بوریت بالکل نہیں ہوتی تھی۔بہت اچھی دینی باتیں کرتیں۔آپ نے اپنے سب بچوں کی بہت اچھی تربیت کی اور سب نے حسب مقدور آپ کی خدمت کی۔ جیسا کہ میں نے ذکر کیا،آپ تقریباً اکیس سال تک احمدیہ ابوڈآف پیس میں رہیں اور سب سے حسن سلوک سے پیش آتی رہیں۔عید کے موقع پر زردہ یا مٹھائی وغیرہ تقسیم کرتیں اور خوش ہوتیں۔ جب آپ کی صحت کمزور ہو گئی تو آپ کی بیٹی عصمت شاد صاحبہ اور داماد منور شاد صاحب ان کو اپنے پاس لے گئے۔ اس طرح وہ وفات تک ان کے پاس رہیں اور ان کو اور ان کے بچوں کو ان کی خوب خدمت کا موقع ملا،اللہ تعالیٰ ان کی خدمت اور تیمارداری قبول کرے۔ اور ان کی نسلوں کو بھی ان کا اجر دے کہ بہت کم اولاد ہوتی ہے جنہیں اپنے والدین کی خدمت کا موقع ملتا ہے۔اور وہ اس میں کامیاب رہیں،اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، آمین!

اللہ تعالیٰ پیاری خالہ جان کی مغفرت کرے۔ اور اپنے قرب میں جگہ دے اور ان کی نیکیاں اور قربانیاں ان کی نسلوں میں قائم رکھے اور ہمیں بھی ان نیکیوں کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

تحریک جدید کے اعلیٰ مقاصد اور برکات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریکِ جدید کی عظمت، بانی تحریکِ جدید کی زبانی یوں بیان کی۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو تحریکِ جدید کے بانی تھے، فرماتے ہیں۔

"یاد رکھو، تحریک جدید خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس لئے وہ اس کو ضرور ترقی دے گا اور اس کی راہ میں جو روکیں ہوں گی وہ ان کو دور کر دے گا۔اور اگر زمین سے اس کے سامان پیدا نہ ہوں گے تو آسمان سے اس کو برکت دے گا۔ پس مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں زندہ رہے گا۔ اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی اور ان کی اولادوں کا خدا تعالیٰ خود متکفل ہوگا اور آسمانی نور ان کے سینوں سے ابل کر نکلتا رہے گا اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا۔"

(خطبہ جمعہ مورخہ 7/نومبر 2003ء۔خطباتِ مسرور، جلد اول، صفحہ 462)

احباب جماعت کومعلوم ہے کہ اکتوبر میں تحریکِ جدید کا سال اختتام پذیر ہوتا ہے۔ ایسے دوست جنھوں نے ابھی تک چندہ تحریکِ جدید اپنے وعدوں کے مطابق ادانہیں کیا ، جلدازجلد اداکرنے کی کوشش کریں۔اوراللہ تعالیٰ نے اس دوران اپنے فضلوں کی بارش نازل کی ہے اورآمدنیوں میں اضافہ ہوا ہے تو اپنی موجودہ آمدنی کے مطابق چندہ تحریکِ جدید میں حسب توفیق اضافہ کرکےعنداللہ ماجور ہوں ۔ اللہ تعالیٰ آپ کےاموال ونفوس میں برکت ڈالے۔ آمین!

مکرم میاں رضوان مسعود صاحب
نیشنل سیکرٹری تحریکِ جدید کینیڈا

نعت خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ

محمدؐ پہ آلِ محمدؐ پہ برسے سدا میرے مولا کی رحمت کی بارش
جو برسی تھی حضرت ابوالانبیاءؑ پہ برستی رہے ویسی برکت کی بارش

اے ایمان والو سدا دل سے بھیجو دُرود و سلام افضل الانبیاء پر
خدا اور فرشتے بھی کرتے ہیں ہردم دُرود و سلام و محبت کی بارش

آپؐ سے بڑھ کے کوئی حسیں تھا، نہ ہے اور نہ ہوگا کبھی کوئی نوعِ بشر میں
آپؐ کا نام نامی لبوں پر جو آیا ہوئی میری آنکھوں سے مدحت کی بارش

متانت، فراست، شرافت، مؤدت، سکینت ،وجاہت، مروت سراپا
ہراک خلق کی آخری حد پہ فائز مسلسل ہوئی حسن سیرت کی بارش

بلایا خدا نے جو پاس اپنے اُن کو تو دنیا میں ایک اُن کی تصویر چھوڑی
کلام الٰہی کی صورت میں ہوتی ہے اب آپؐ کے خلق وسیرت کی بارش

فداہ ابی وامی ذرہ ذرہ مرے جسم وجان کا ہو قربان اُن پر
میں کہنے لگی نعتِ خیرالبشر تو ہوئی میرے دل پر سکینت کی بارش

خدایا نصیبوں میں میرے بھی لکھ دے زیارت مقدس مقامات کی تُو
میں آنکھوں سے چوموں وہ گھر اور گلیاں جہاں پہ ہوئی تھی ہدایت کی بارش

(بدرگاہ ذیشان: منتخب نعتوں کا مجموعہ۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ، 2008ء، صفحہ 128-129)

" دعائیں مانگو، استقامت چاہو اور درود شریف جو حصولِ استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو۔"

(ملفوظات۔جلد3، صفحہ 38، ایڈیشن 1988ء)

بقیہ از کیا زندگی کا ذوق اگر وہ نہیں ملا

کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اللّٰھم صل وسلم و بارک علیہ و اٰلہٖ بعدد ھمّہٖ و غمّہٖ و حزنہٖ لھٰذہ الامّۃ و انزل علیہ انوار رحمتک الی الابد۔“

(برکات الدعا۔ روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 10-11)

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

ایک اصلاح

احمدیہ گزٹ کینیڈا جولائی و اگست 2024ء کے شمارہ میں ملک تبسم مقصود صاحب ایڈوکیٹ مرحوم کا ذکر خیر شائع ہوا تھا۔ اس کا صفحہ 25 کالم 2 پر ایک مختصر پیراگراف نادانستہ طور پر حضور انور کی طرف منسوب ہوگیا ہے۔ حالانکہ وہ دراصل مضمون نگار محترمہ ڈاکٹر فوزیہ مقصود صاحبہ کا اپنا ذاتی خیال اور تاثر تھا۔ یہاں مجھے مدیر صاحب روزنامہ الفضل کا ایک فقرہ یاد آرہا ہے۔ ”انسان اپنی زندگی اپنے اعمال سے لکھتا خود ہے جسے اس کی وفات کے بعد پڑھتے اس کے لواحقین ہیں۔“

احباب نوٹ فرمالیں۔ (ادارہ)

*****

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

نہیں ہے نام کوئی تیرے نام سے اوپر
ہے بس اُلوہیت تیرے مقام سے اوپر

عطا کئے تیرے رب نے تجھے جوامع کلم
کلام تیرا ہے ہر اک کلام سے اوپر

چمک رہا ہے تو اُفقِ بقا پہ آج تلک
ڈھلا نہیں ہے ترا دن تو شام سے اوپر

تو دو کمانوں کا ہے وترِ منتہائے بشر
گیا معراج میں بیتِ حرام سے، اوپر

ہے دین تیرا جو اکمل تو تُو بھی کامل ہے
ملی ہیں نعمتیں تجھ کو تمام سے اوپر

ہیں کالنجوم صحابہؓ ترے سراجِ منیر
ملے کسی کو نہ تیرے خدّام سے اوپر

اگرچہ عالمِ سفلی میں ہوں مگر آقا
نگاہ تجھ پہ جمی اہتمام سے ، اوپر

ہے تیرے نور سے روشن ترا غلام احمدؑ
دکھائے لا کے کوئی اس غلام سے اوپر

زبان کُھلتی نہیں لفظ ساتھ چھوڑ گئے
تو اور کیا کہوں میں بس سلام سے اوپر

مکرم انصر رضا صاحب

اُس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں

عقلِ ذکا، سرعتِ فہم، صفائی ذہن، حسنِ تحفظ، حسنِ تذکّر، عفت، حیا، صبر، قناعت، زہد، تورّع، جوانمردی، استقلال، عدل، امانت، صدق لہجہ، سخاوت فی محلّہ، ایثار فی محلّہ، کرم فی محلّہ، مروّت فی محلّہ، شجاعت فی محلّہ، علوّہمت فی محلّہ، حلم فی محلّہ، تحمل فی محلّہ، حمیّت فی محلّہ، تواضع فی محلّہ، ادب فی محلّہ، شفقت فی محلّہ، رأفت فی محلّہ، رحمت فی محلّہ، خوفِ الٰہی، محبتِ الٰہیہ، اُنس باللہ، انقطاع الی اللہ وغیرہ وغیرہ... جمیع اخلاق فاضلہ اس نبی معصوم کے ایسے کمال موزونیت و لطافت و نورانیت پر واقعہ کہ الہام سے پہلے ہی خود بخود روشن ہونے پر مستعد تھے... اُن نوروں پر ایک اور نورِ آسمانی جو وحی الٰہی ہے وارد ہوگیا اور اُس نور کے وارد ہونے سے وجود باجود خاتم الانبیاء کا مجمع الانوار بن گیا۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1، صفحہ 195 حاشیہ 11)

اعلانات برائے دعائے مغفرت

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہِ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون نمبر یا سیل نمبر ضرور لکھیں۔

محترمہ مسرت سعید صاحبہ

22/ اگست 2024ء کو محترمہ مسرت سعید صاحبہ اہلیہ مکرم جمیل احمد سعید صاحب مرحوم مارکھم جماعت 78 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡن۔

25/ اگست 2024ء کو احمدیہ فیونرل ہوم مسس ساگا میں ایک بجے مرحومہ کا چہرہ دکھایا گیا۔ احباب جماعت نے مرحومہ کے اعزاواقارب سے تعزیت کی۔ مسجد بیت الحمد میں نمازظہر کے بعد مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے مرحومہ کا مختصر ذکر خیر فرمایااور ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز 26/ اگست کو تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم طاہر گورایہ صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ تجہیز وتکفین میں احباب جماعت نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، نرم دل، خلیق، ملنسار، مہمان نواز، ضرورت مندوں کا خیال رکھنے والی ہمدردوخیرخواہ خاتون تھیں۔ بچوں کی تعلیم وتربیت کی طرف خصوصی توجہ دی۔ لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی ابتدائی خواتین میں سے تھیں۔ سیکرٹری مال کے علاوہ صدر لجنہ اماء اللہ بھی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ خلافت کے ساتھ اخلاص کا تعلق تھا۔ ماشاءاللہ سب بچے سعادت مند اور خدمت گزار ہیں اور انہیں اپنی والدہ کی تادم حیات خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے جزیل عطافرمائے۔ آمین!

پسماندگان میں دو بیٹے مکرم ناصر احمد سعید صاحب ملٹن ایسٹ، مکرم عامر احمد سعید صاحب رچمنڈہل اور ایک بیٹی محترمہ نبیلہ چوہدری صاحبہ مارکھم یادگار چھوڑی ہیں۔

محترمہ نصرت جہاں صاحبہ

23/ اگست 2024ء کو محترمہ نصرت جہاں صاحبہ اہلیہ میاں محمود احمد صاحب شہید وان جماعت 87 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡن۔

28/ اگست 2024ء کو بیت الاسلام ایوان طاہر میں سات بجے مرحومہ کا چہرہ دکھایا گیا۔ احباب جماعت نے مرحومہ کے اعزاواقارب سے تعزیت کی۔ مسجد بیت الاسلام میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کرنے کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مرحومہ کا مختصر ذکر خیر فرمایااور ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور 30/ اگست کو بارہ بجے سینٹ پال پائن ویلی قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔ تجہیز وتکفین میں کوئٹہ کے احباب جماعت نے بالخصوص اور دیگر دوستوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی اور دور دراز سے اعزاواقارب شمولیت کے لئے آئے۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور مکرم میاں بشیر احمد صاحب مرحوم پاسپورٹ آفیسر و امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کی صاحبزادی اور مکرم ڈاکٹر محمد عبد اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کی پوتی تھیں۔ مکرم میاں محمود احمد صاحب شہید کی بیوہ، مکرم مشہود احمد میاں کی والدہ اور مکرم خالد احمد رشید صاحب شہید کی خوش دامن تھیں۔ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، نرم دل، خلیق، ملنسار، مہمان نواز، ضرورت مندوں کا خیال رکھنے والی ہمدردوخیرخواہ اور دعا گو خاتون تھیں۔ اپنے بچوں کی بہت اچھی تربیت کی اور انہیں علم کے زیور سے آراستہ پیراستہ کیا۔ انہیں لجنہ اماء اللہ بلوچستان کی پچاس سال سے زائد عرصہ تک بحیثیت جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری مال خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ نہایت اخلاص، محبت اور صدق ووفا کا تعلق تھا۔

ماشاءاللہ سب بچے سعادت مند اور خدمت گزار ہیں، اپنے صاحبزادے مکرم مشہود احمد میاں صاحب کے ہاں قیام پذیر تھیں، ان کی بیگم محترمہ عطیۃ النور صاحبہ جو مرحومہ کی بھتیجی ہیں، انہیں ان کی تادم حیات خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے جزیل عطافرمائے۔ آمین!

پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم مشہود احمد میاں صاحب وان، تین بیٹیاں محترمہ ڈاکٹر نعمت منیر صاحبہ، محترمہ عظمت رفیق صاحبہ پاکستان، محترمہ ڈاکٹر رفعت خالد صاحبہ یوکے، بہو محترمہ عطیۃ النور صاحبہ زوجہ مکرم مشہود احمد میاں صاحب وان، ایک بھائی مکرم ڈاکٹر لئیق احمد فرخ صاحب ڈرہم ایسٹ، دو بہنیں محترمہ ڈاکٹر عارفہ حفیظ صاحبہ وینکوور، محترمہ ناصرہ مظفر صاحبہ مسس ساگا یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم عبد الجبار اکرم صاحب

24/ اگست 2024ء کو مکرم عبدالجبار اکرم صاحب بریمپٹن ایسٹ جماعت 70 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡن۔

27/ اگست 2024ء کو احمدیہ فیونرل ہوم مسس ساگا میں ایک بجے مرحوم کا چہرہ دکھایا گیا۔مسجد بیت الحمد میں نمازظہر کے بعد مکرم یاسر ناصر صاحب مربی سلسلہ نے مرحوم کا نماز جنازہ پڑھایا۔ اور اسی روز تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم اسفند سلیمان صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ مرحوم مخلص احمدی تھے۔ خلافت سے تعلق تھا۔

پسماندگان میں بیوہ محترمہ زاہدہ ضحیٰ صاحبہ بریمپٹن، ایک بیٹا مکرم حماد جبار صاحب نیدرلینڈ، ایک بیٹی محترمہ حمیرا اسلم صاحبہ امریکہ یادگار چھوڑے ہیں۔

محترمہ غلام فاطمہ مجوکہ صاحبہ

یکم ستمبر 2024ء کو محترمہ غلام فاطمہ مجوکہ صاحبہ زوجہ مکرم ملک احمدخاں مجوکہ صاحب مرحوم حلقہ وڈبرج نارتھ 84سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

6/ ستمبر 2024ء کو مسجد بیت الاسلام کے باہر احاطہ میں ایک بجے مرحومہ کا چہرہ دکھایا گیا۔مسجد بیت الاسلام میں ظہر وعصر کی نمازیں اداکرنے کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مرحومہ کا ذکر خیر فرمایا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔جس میں مجلس انصاراللہ کینیڈا کے سالانہ اجتماع کی وجہ سے ایک بہت تعداد نے شمولیت کی۔ اور احباب جماعت نے پسماندگان سے دلی تعزیت کی۔مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں ان کی تدفین ہوئی۔عمر رسیدہ ہونے کے باوجود مسجد میں نماز باجماعت اداکرنے کی کوشش کرتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہیں تین بار حج اور عمرہ اداکرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔نہایت نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، مخلص احمدی، دعا گو خاتون تھیں۔ نہایت خلیق، ملنسار، مہمان نواز، ہمدرد وخیرخواہ، غریب پرور، ضرورت مندوں کا خیال رکھنے والی تھیں۔ نظام جماعت اور خلافت سے اخلاص اور محبت کا گہرا تعلق تھا۔ اپنے بچوں کی بہت اچھی تربیت کی۔سب بچے سعادت مند اور خدمت گزار ہیں۔ انہوں نے تادم آخر اپنی والدہ کی بہت خدمت کی اور ہر طرح سے ان کا خیال رکھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو جزائے جزیل عطا فرمائے۔

پسماندگان میں دو بیٹے مکرم افتخار احمد مجوکہ صاحب وان، مکرم وقار احمد مجوکہ صاحب وان، دو بیٹیاں محترمہ نصرت مجوکہ صاحبہ وان اور محترمہ رفعت مجوکہ صاحبہ بریڈفورڈ یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم ارشد علی صاحب

یکم ستمبر 2024ء کو مکرم ارشد علی صاحب پیس ویلج ساؤتھ ویسٹ 74سال کی عمر میں وفات پاگئے۔۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

7/ ستمبر 2024ء کو احمدیہ فیونرل ہوم مسس ساگا میں ایک بجے مرحوم کا چہرہ دکھایا گیا۔مسجد بیت الحمد میں

نمازظہر کے بعد مکرم آصف احمدخاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے مرحوم کا نماز جنازہ پڑھایا۔ اور اسی روز تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم حافظ عزیز احمد صاحب ونڈسر نے دعا کرائی۔مرحوم جماعت کے مخلص کارکن تھے۔ خلافت سے تعلق تھا۔

پسماندگان میں بیوہ محترمہ عائشہ جبیں صاحبہ پاکستان، تین بیٹے مکرم حسن علی صاحب ونڈسر، مکرم حامد علی صاحب بیلاروس، مکرم شہر یار محمد صاحب پاکستان، تین بیٹیاں محترمہ مصباح نور صاحبہ، محترمہ فرح ناز صاحبہ ونڈسر، محترمہ ھبۃ الاسلام صاحبہ پاکستان، دو بہنیں محترمہ شفقت پروین صاحبہ پیس ویلج اور محترمہ کوثر ناہید صاحبہ بریمپٹن ایسٹ یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم نصیر احمد صاحب

13/ ستمبر 2024ء کو مکرم نصیر احمد صاحب پیس ویلج ساؤتھ ایسٹ 86سال کی عمر میں وفات پاگئے۔۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

15 ستمبر 2024ء کو ایوان طاہر میں پونے سات بجے مرحوم کا چہرہ دکھایا گیا۔اور احباب جماعت نے اعزاواقارب سے تعزیت کی۔ مسجد بیت الاسلام میں نمازمغرب کے بعد مکرم کلیم احمد ملک صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مرحوم کا مختصر ذکر کیا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز 16/ ستمبر بارہ بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔آپ حضرت میاں اللہ دتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے تھے۔ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، دعا گو بزرگ تھے۔نظام جماعت سے محبت کرنے والے اور خلافت کے ساتھ اخلاص کا تعلق تھا۔ آپ کو اسیران راہ مولیٰ ہونے کا اعزاز بھی شامل ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بدوملہی ضلع نارووال کے لمبا عرصہ صدر جماعت رہے ہیں۔

پسماندگان میں تین بیٹے مکرم محمد احمد ناصر صاحب پاکستان، مکرم فرید احمد ظفر صاحب پیس ویلج، مکرم رانا سلیمان احمد صاحب امریکہ، پانچ بیٹیاں محترمہ فرحت عالیہ صاحبہ امریکہ، محترمہ عظمت عالیہ صاحبہ لندن نارتھ، محترمہ زاہدہ نسرین صاحبہ، محترمہ شاہدہ رحمٰن صاحبہ پاکستان، اور محترمہ صائمہ ندیم صاحبہ وان یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم عبدالواسع راجہ صاحب

15/ ستمبر 2024ء کو مکرم عبدالواسع راجہ صاحب سینٹ کیتھرین جماعت 88سال کی عمر میں وفات پاگئے۔۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

17 ستمبر 2024ء کو ایوان طاہر میں شام چھ بجے سے ساڑھے سات بجے تک مرحوم کا چہرہ دکھایا گیا۔اور احباب

جماعت نے اعزاواقارب سے تعزیت کی ۔مسجد بیت الاسلام میں نمازمغرب کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مرحوم کا مختصر ذکر کیا۔ اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی ۔ اور اگلے روز 18 ستمبرایک بجے سینٹ پال قبرستان پائن ویلی میں تدفین ہوئی اور مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی ۔ تجہیز وتکفین میں کثیر تعداد میں احباب جماعت اور اعزاواقارب نے شرکت کی ۔مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے ۔ نیک ، صالح ، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، دعا گو بزرگ تھے ۔آپ وہ پہلے احمدی تھے جنہیں احمدیت کی بنیاد پر قطر سے ملک بدر کیا گیا اورآپ متحدہ عرب امارات چلے گئے ۔ آپ الفضل کے باقاعدہ خرایدار تھے۔اور بذریعہ ڈاک لمباعرصہ تک وصول کرتے اور مطالعہ کرتے رہے اور لوگوں کو پڑھنے کے لئے دیتے اور اسے تبلیغ کا ذریعہ بنایا۔

مالی قربانیوں میں پیش پیش تھے ۔آپ نے محلہ دار العلوم ربوہ میں مسجد کی تعمیر کے لئے ایک کنال زمین پیش کی ۔مسجد بیت الاسلام کی تعمیر کے موقع پر ایک سے زائد بار مختلف رقوم کے چیک پیش کئے ۔سینٹ کیتھرین کے مشن ہاؤس نماز سینٹر کے لئے بلا معاوضہ اپنی خدمات پیش کیں ۔ اور تادم حیات اس کی اخلاص او رلگن سے خدمت کی ۔ نہایت حوصلہ مند، مستقل مزاج ، محنتی اور جفاکش تھے ۔اعزاواقارب کا خیال رکھنے والے ،مہمان نواز، غریب پرور خوش اخلاق ، ملنسار اور باغ وبہار شخصیت کے مالک تھے ۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بھر پور زندگی گزاری۔ جماعت کے نہایت مخلص ، فدائی اور فعال رکن تھے ۔ خلافت کے ساتھ اخلاص ، صدق ووفا کا تعلق تھا۔ان کے جیون ساتھی نے تادم حیات بڑے اخلاص سے ان کی خدمت کی ۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے جزیل عطافرمائے ۔آمین!

پسماندگان میں بیوہ محترمہ سیدہ فوزیہ بخاری صاحبہ سینٹ کیتھرین ، دو بیٹے مکرم راجہ عبدالرؤف صاحب بریمپٹن ایسٹ ، مکرم راجہ عبدالقدوس صاحب Innisfil، تین بھائی مکرم راجہ فضل الرحمٰن صاحب وان، مکرم راجہ کلیم اللہ صاحب جرمنی ، مکرم راجہ عبدالوہاب صاحب پاکستان ، یادگار چھوڑے ہیں ۔علاوہ ازیں مرحوم کے اور بھی اعزاواقارب ٹرانٹو میں مقیم ہیں ۔مرحوم مکرم راجہ محمد یوسف صاحب بیری کے کزن اور مکرم نعیم الرحمٰن صاحب وان کے خالو تھے ۔

مکرم محمد لئیق احمد صاحب

16/ ستمبر 2024ء کو مکرم محمد لئیق احمد صاحب وان نارتھ 84سال کی عمر میں وفات پاگئے۔۔ اِنَّـا لِلّٰهِ وَ اِنَّـآ اِلَـيۡـهِ رَاجِـعُوۡنَ۔

17ستمبر 2024ء کو ایوان طاہر میں شام چھ بجے سے ساڑھے سات بجے تک مرحوم کا چہرہ دکھایا گیا۔اور احباب جماعت نے اعزاواقارب سے تعزیت کی۔مسجد بیت الاسلام میں نمازمغرب کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مرحوم کا مختصر ذکر کیا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز 18 ستمبر گیارہ بجے نیشول قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی ۔ تجہیز وتکفین میں کثیر تعداد میں احباب جماعت دور دراز شہروں جیسے آٹواہ سے آئے ہوئے اور اعزاواقارب نے شرکت کی ۔ خاص طور پرمرحوم کے صاحبزادے مکرم مولانا خالد محمود صاحب امیر ومشنری انچارج کانگو اپنے ابا کی تجہیز وتکفین کے لئے کانگو سے تشریف لائے ۔ ماشاء اللہ میاں فیملی ایک بہت بڑا خاندان ہے اور سب ہی جماعت کی بڑے اخلاص سے خدمت کر رہے ہیں ۔مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے ۔ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، دعا گو بزرگ تھے ۔ آپ کم وبیش چالیس سال کے تھے کہ بینائی سے محروم ہوگئے ۔لیکن خداداد بصیرت کے مالک تھے ۔ نظام جماعت کے جلسوں، اجتماعات اور تقریبات وغیرہ میں بڑی باقاعدگی سے شرکت کرتے ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حافظہ بلا کا تھا۔ آپ آواز سے ہی بسا اوقات مصافحہ کرنے والے لوگوں کو پہنچان لیتے تھے۔ خاص طور پر تقریری مقابلہ جات میں حصہ لیتے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے علم الکلام سے خوب واقفیت تھی اور ہر موضوع پر فی البدیہہ تقریر کر لیتے تھے ۔ صائب الرائے تھے، مفید مشورے دیتے تھے ۔تیز چلنے کے مقابلہ میں حصہ لیتے ۔نظم وضبط اور وقت کے پابند تھے ۔ اپنے گردونواح اور اعزاواقارب سے باقاعدہ رابطہ رکھتے ۔فون کا فوری جواب دیتے ۔دوست احباب سے خوب ملنا جلنا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بھر پور زندگی گزاری۔ جماعت کے نہایت مخلص ، فدائی اور فعال رکن تھے ۔ خلافت کے ساتھ اخلاص ، صدق ووفا کا تعلق تھا۔ آپ نے سب بچوں کی بڑی اچھی تربیت کی ۔ ماشاء اللہ سب بچے جماعت خدمت کی بجالا رہے ہیں ۔ آپ ابتداء سے اپنے بڑے صاحبزادے مکرم ندیم محمود میاں صاحب کے ہاں قیام پذیر رہے ہیں ۔سب بچے سعادت مند اور خدمت گزار ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے جزیل عطافرمائے ۔ آمین!

پسماندگان میں بیوہ محترمہ نسیم اختر صاحبہ ، چار بیٹے مکرم ندیم محمود صاحب وان ، مکرم ناصرمحمود صاحب مسس ساگا، مکرم خالد محمود صاحب کانگو ، مکرم طارق محمود صاحب وان دو بیٹیاں محترمہ ثمینہ سعید صاحبہ وان، محترمہ میمونہ لئیق صاحبہ ملٹن ایسٹ یادگار چھوڑی ہیں۔ان کے علاوہ بھی بہت سے اعزاواقارب کینیڈا میں مقیم ہیں۔

مکرم محمود احمد ناصر صاحب

17/ ستمبر 2024ء کو مکرم محمود احمد ناصر صاحب ٹرانٹوویسٹ اچانک حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے 50سال کی عمر میں وفات پاگئے۔۔ اِنَّـا لِلّٰهِ وَ اِنَّـآ اِلَـيۡـهِ رَاجِـعُوۡنَ۔

20/ ستمبر 2024ء کو مسجد بیت الاسلام کے باہر احاطہ میں بارہ بجے سے سوا ایک بجے تک مرحوم کا چہرہ دکھایا

گیا۔اور احباب جماعت نے اعزاواقارب سے تعزیت کی ۔مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مرحوم کا مختصر ذکر کیا۔اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی ۔ اور اگلے روز 21 ستمبر بارہ بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے ۔آپ مسجد دارالذکر لاہور کے شہداء مکرم عبدالمالک صاحب کے بیٹے اور مکرم عرفان احمد ناصر صاحب کے بھائی تھے۔

مرحوم نیک ، صالح اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے ۔ جماعتی تقریبات اور جلسوں میں بڑے ذوق وشوق سے شرکت کرتے ۔آپ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے پاکستان اور کینیڈا میں مختلف عہدوں پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی ۔اپنے حلقہ میں سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی اور امین تھے۔ خدمت خلق کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔غریب پرور اور ہمدرد وخیر خواہ تھے۔آپ ایک مخلص، فدائی اور فعال رکن تھے ۔ خلافت کے ساتھ اخلاص کا تعلق تھا۔

پسماندگان میں بیوہ محترمہ فریحہ شریف صاحبہ ، ایک بیٹا مکرم فرہاد احمد صاحب، دو بیٹیاں محترمہ قرۃ العین صاحبہ، محترمہ سائرہ ناصر صاحبہ ٹرانٹو ویسٹ، ایک بھائی مکرم عطاء القدوس صاحب لندن نارتھ اور ایک بہن محترمہ عطیہ رحمٰن صاحبہ یوکے یادگار چھوڑی ہیں۔

محترمہ ریحانہ اظہر صاحبہ

20 ستمبر 2024ء کو محترمہ ریحانہ اظہر صاحبہ اہلیہ مکرم اظہر احمد قریشی صاحب بریمپٹن ایسٹ حلقہ سپرنگ ڈیل 70 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

22 ستمبر 2024ء کو احمدیہ فیونرل ہوم میں ساڑھے چھ بجے مرحومہ کا چہرہ دکھایا گیا۔اور احباب جماعت نے اعزاواقارب سے تعزیت کی ۔مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز مغرب کے بعد مرحومہ کا ذکر خیر کیا گیا اور مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی ۔ اور اگلے روز 23 ستمبر بارہ بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم آصف عارف صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔

مرحومہ ، مکرم قریشی محمود الحسن صاحب امیر جماعت احمدیہ سرگودہا کی بھانجی تھیں ، جو تیس سال تک سرگودہا کے امیر جماعت رہے ۔مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت مخلص ، فدائی اور مخلص احمدی خاتون تھیں ۔ نیک، صالحہ ، صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں ۔خلیق ، ملنسار ، ہمدرد وخیر خواہ، نرم خو اور نرم دل تھیں ۔اپنے بچوں کی بڑی اچھی تربیت کی۔ خلافت کے ساتھ اخلاص کا تعلق تھا۔

پسماندگان میں شوہر مکرم اظہر احمد قریشی صاحب بریمپٹن ایسٹ، تین بیٹے مکرم نبیل اظہر صاحب مانٹریال ویسٹ ، مکرم عقیل اظہر صاحب ناروے ، مکرم غضنفر محمود صاحب پاکستان ، ایک بیٹی محترمہ عرفانہ نورین ناصر صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر محمود صاحب Innisfil، ایک بھائی مکرم خلیل احمد قریشی صاحب پیس ولیج، تین بہنیں محترمہ جمیلہ حفیظ صاحبہ ، محترمہ خالدہ وسیم صاحبہ ٹرانٹو اور محترمہ فرزانہ طاہر صاحبہ جرمنی یادگار چھوڑی ہیں۔مرحومہ کے اور بھی اعزاواقارب کینیڈا میں مقیم ہیں۔

محترمہ نجمہ رزاق صاحبہ

21 ستمبر 2024ء کو محترمہ نجمہ رزاق صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرزاق قریشی صاحب کیچر جماعت 81 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

23 ستمبر 2024ء کو احمدیہ فیونرل ہوم میں سوا چھ بجے مرحومہ کا چہرہ دکھایا گیا۔اور احباب جماعت نے اعزاواقارب سے تعزیت کی ۔مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز مغرب کے بعد مرحومہ کی خدمات کا ذکر کیا گیا اور مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں دوستوں نے شرکت کی۔ اور اگلے روز 24 ستمبر بارہ بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم پروفیسر مصباح بلوچ صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا و لوکل امیر ٹرانٹو ویسٹ نے دعا کرائی ۔مرحومہ کی تجہیز وتکفین میں شمولیت کے لئے اعزواقارب یوکے اور امریکہ سے تشریف لائے۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں ۔آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت علامہ حافظ سید مختار احمد شاہ جہان پوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لے پالک لختِ جگر نامور شاعر، ادیب اور مؤرخ سید محمد میاں سلیم شاہ جہان پوری صاحب کی دختر نیک اختر تھیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت نیک، صالحہ ، صوم وصلوٰۃ کی پابند ، تہجد گزار اور دعا گو خاتون تھیں ۔غریب پرور، صلہ رحمی، مہمان نواز، خلیق، ملنسار، ہمدرد وخیر خواہ ،نرم دل، نرم خو ، زبان وبیان میں چاشنی اور حلاوت رچی بسی تھی اور رکھ رکھاؤ میں یوپی کا کلچر نمایاں تھا۔علم وادب اور شاعری ورثہ میں ملی تھی ۔آپ کا منتخب مطبوعہ کلام ’افکار نجمہ‘ مقبول عام کا درجہ رکھتا ہے ۔ بہت اچھا کلام کہتی تھیں ۔بہت اچھے مشاعرے پڑھے ۔شعبہ درس وتدریس سے وابستہ رہیں ۔قرآن کریم سے بے حد محبت تھی ۔علم قرآن کا فہم تھا۔ اپنے حلقہ کراچی میں پچاس سے زائد بچوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ رمضان المبارک میں درس وتدریس کا اہتمام کرتیں۔صدر لجنہ اور سیکرٹری ضیافت کی خدمات انجام دینے کی توفیق ملی۔ سیرۃ النبی ﷺ کے جلسوں کا اہتمام کرتیں اور غیر از جماعت بہنوں کو شرکت کی دعوت دیتیں ۔ پرجوش داعیہ الی اللہ تھیں ۔ لجنہ اماء اللہ کراچی میں بے حد مقبول اور ہر دل عزیز تھیں۔صدقہ وخیرات اور مالی قربانی میں پیش پیش تھیں ۔ اپنے بچوں کی بہت اعلیٰ تربیت کی اور علم کے

زیور سے آراستہ وپیراستہ کیا۔ نظام جماعت اور خلافت کی محبت بچوں کے دلوں میں کوٹ کوٹ کر بھری۔ خلافت سے والہانہ محبت، اخلاص ووفا کا گہرا تعلق تھا۔

پسماندگان میں شوہر مکرم عبدالرزق قریشی صاحب، تین بیٹے مکرم فرازحسن قریشی صاحب کچہر، مکرم اعجاز حسن قریشی صاحب، مکرم شیراز حسن قریشی صاحب امریکہ، ایک بیٹی محترمہ عظمیٰ خالد صاحبہ اہلیہ مکرم خالد خلیل صاحب یوکے، تین بھائی مکرم خالد جمیل سید صاحب، مکرم رشید میاں سید صاحب، مکرم عارف سید صاحب امریکہ، دو بہنیں محترمہ صغریٰ بانو صاحبہ ٹرانٹو ویسٹ، محترمہ بدر خالد صاحبہ امریکہ یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ اپنے صاحبزادے مکرم فرازحسن قریشی صاحب کے ہاں ہی مقیم رہیں اور انہیں خدمت کی توفیق ملی۔ ماشاءاللہ مرحومہ کے سب بچے سعادت مند اور خدمت گزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے جزیل عطا فرمائے۔ مرحومہ کے اور بھی اعزاواقارب کینیڈا میں مقیم ہیں۔

ادارہ مذکورہ بالا مرحومین کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مرحومین کے جملہ لواحقین اور عزیزوں کو صبر جمیل بخشے۔ اور اُن کی نیکیوں اور خوبیوں کو جاری و ساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اُن کے ساتھ مغفرت اور بخشش کا سلوک فرمائے۔ آمین!

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جامع کمالاتِ متفرقہ ہیں

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اب یہ بھی جاننا چاہیے کہ یہ کمالات متفرقہ اس امت میں جمع کرنے کا کیوں وعدہ دیا گیا؟ اس میں بھید یہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جامع کمالاتِ متفرقہ ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ (الانعام:91) یعنی تمام نبیوں کو جو ہدایتیں ملی تھیں اُن سب کا اقتدا کر۔ پس ظاہر ہے کہ جو شخص ان تمام متفرق ہدایتوں کو اپنے اندر جمع کرے گا اس کا وجود ایک جامع وجود ہو جائے گا اور تمام نبیوں سے وہ افضل ہوگا پھر جو شخص اس نبی جامع الکمالات کی پیروی کرے گا ضرور ہے کہ ظلّی طور پر وہ بھی جامع الکمالات ہو۔ پس اس دُعا کے سکھلانے میں جو سورہ فاتحہ میں ہے یہی راز ہے کہ تا کاملینِ اُمّت جو نبی جامع الکمالات کے پیرو ہیں وہ بھی جامع الکمالات ہو جائیں۔ (چشمہ مسیحی۔ روحانی خزائن جلد20، صفحہ381)

بات یہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے نام اپنے اندر جمع رکھتے ہیں کیونکہ وہ وجود پاک جامع کمالات متفرقہ ہے پس وہ موسیٰ بھی ہے اور عیسیٰ بھی اور آدم بھی اور ابراہیم بھی اور یوسف بھی اور یعقوب بھی۔ اسی کی طرف اللہ جلّ شانہٗ اشارہ فرماتا ہے۔ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ (الانعام:91) یعنے اے رسول اللہ! تو اُن تمام ہدایات متفرقہ کو اپنے وجود میں جمع کر لے جو ہر یک نبی خاص طور پر اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ پس اس سے ثابت ہے کہ تمام انبیاء کی شانیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں شامل تھیں اور درحقیقت محمدؐ کا نام صلی اللہ علیہ وسلم اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کیونکہ محمدؐ کے یہ معنے ہیں کہ بغایت تعریف کیا گیا اور غایت درجہ کی تعریف تبھی متصور ہوسکتی ہے کہ جب انبیاء کے تمام کمالات متفرقہ اور صفات خاصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع ہوں۔ چنانچہ قرآن کریم کی بہت سی آیتیں...اسی پر دلالت کرتی بلکہ بصراحت بتلاتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک باعتبار اپنی صفات اور کمالات کے مجموعہ انبیاء تھی۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد5، صفحہ343)